

۱۲۹۱

RARE BOOK

NOT TO BE ASSHAMED

۱۵۱

CHECKED

1887

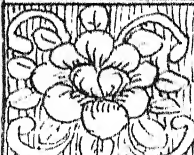
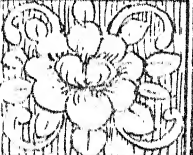
1795

1795

CHECKED 1995



ماہ کیا ہی چرخ پر خستہ تابا نکاہ عکس جب درندان لعل لب کی میں لکھوں تینا اسلئے عالم میں ہواو کی ہی مطبوع مشام ہی ہی گر گشت لیگان شت الفت کا پتا خرمن افلاک کو ہم رنگ خاستر کیا	آفتاب حشر کیا ہی روئے انور دیکھنا میری طبع روشن وز نگین کا جو ہر دیکھنا خوشہ چین طرہ مشکین ہے عنبر دیکھنا ہوا گر منظور حضرت ہی کے در پر دیکھنا گلشن دل کا ہمارے تابا گلر دیکھنا
---	---

پایوس اور کارہون علامہ یہ قسمت کہاں اونکے فعلیں بقدر کس کے مقدر دیکھنا		
---	--	---

ای فلک کج بندی یہ ہے اختر میرا پردہ چشم عقیدت ہی مرا صفحہ مشق روشنائی ہو سودا تو لکھوں نعت بنی جب بیان کرتا ہوں میں ہر شہ عشق نشین عرض کرنی ہے مجھے وصف لب لعل نبی مجھ کو فردوس میں جانے سے ہی ہی منظور ابر حمت ہی شفیق اپنا مشادے دم میں گم رہی کاغذین کچھ حشر کے میدان خیال انبیا خوف الہی سے رہیں جب مضطر حرز جان کیوں نہ کروں دفتر نعت سرور	مجہ پہ ہے عکس فلک مہر منور میرا شاخ طوبی سے بنا خامہ خوشتر میرا اور رگ جانے رہے دوختہ مسطر میرا کہہ ہی دیتے ہیں ملک چرخ پہ منبر میرا شعر رنگین کا تو لکھنا ہی ہے جو ہر میرا دراقدس کے رہے سائنے بستر میرا کاتبین کیوں یہ سپید کرتے ہیں دفتر میرا رہ نامیرا نبی ہے وہی رہبر میرا ماں آدم و عالم ہو پیسہ میرا جسکا شعر شفاعت کو ہو محضر میرا
--	---

بے بہا ہوا
تج کے بھڑا ہوا
را لجا ہوا
سا ہوا
نسا ہوا
این اختر دیکھنا
نا احمد دیکھنا
اکبر دیکھنا
بر دیکھنا

دیکھ پاؤں جو انہیں جتر کے دن ای علام
سر جھکیگا قدم شہ پہ سر میرا

<p>جو ذکر ہے تیرا سو بھولا یا نہیں جاتا کبتک وہ سہا سے کہ سہا یا نہیں جاتا اب ہجر کا غم بند ہے سے کھایا نہیں جاتا وان تک مرا نالا بھی خدا یا نہیں جاتا جل جگئے پر اشک بھایا نہیں جاتا مردہ کبھی مومن کا جلا یا نہیں جاتا مان نور سے آگے کہی سہا یا نہیں جاتا</p>	<p>جون مشک ہی یہ عشق چھپا یا نہیں جاتا دریاے محبت کا تیرے جوش ہی دہین پر شور ہی دل یاد میں رو نکلیں کے پابند ہوں دل ہوا جہوں مرغ قفس میں دل جلکے بچھا شمع نبوت پہ ہمارا کس طرح جلے آتش و زخ سے میرا جسم جنت میں بجائے کوئی جبتک نہ لیجائے</p>
--	---

خس پوش شکوکات سے علام ہو کیونکر
یہ نور یقین دہین چھپا یا نہیں جاتا

<p>کہتا ہوں غلو پر میں تصلف نہیں کرتا سننا ہوں پہ دل حق سے تخلف نہیں کرتا مداح نہیں وہ جو تکلف نہیں کرتا تبعیت دین میں جو تصرف نہیں کرتا قرأت میں کجی سورہ پوسف نہیں کرتا گنیفہ فاروق پہ ہی میں تاف نہیں کرتا</p>	<p>میں نیت کے کہنے میں توقف نہیں کرتا کہتے ہیں بیان فلسفہ ہر چند دلائل مصحف میں خدا کی شاکر کرتا ہے سجد ہی صاحب ایمان ہی اور صاحب سلام جبتک نہ رہیں رخ کا تصور تری جھکو پہ ہی درم اغ محبت سے مراد دل</p>
---	--

دل دانا
جب ہو
لکھتا
بے وقت
گر مگر
مح د
اس گ

چھپا
براق
نہ دیکھ
ہو ح
اشار
چس

علامہ وہ نسخہ ہی محقق ہی وہی ہے
بے غلطی کے جو شوق تصوف نہیں کرتا

دل داغوں سے ہی عشق نبی کے چمن اپنا جب ہی دل پر داغ طپان صورت طاؤس لکھتا ہوں جو میں صوفیہ رخ و قامت سرو بے دینوں کے کج بختی سے ہر جہر فریاد گر مگر کہ بزم میں ابرو کی صفت ہو روح در و ندان جو سنین کان حقد کے اگر سیوی مشکیں کا اگر ذکر کرین ہم	طوطی کے روش پر ہوا شیریں دہن اپنا کیونکر نہ گلستان جنان ہو وطن اپنا کیونکر نہ گلہ بولن نہ سرو و سمن اپنا کاغذ کا زبان نے ہی کہا پیر بن اپنا ششیر ہوا عدل کے لئے یہ سہل اپنا بجائے خریدہ ابھی در عدل اپنا ہو جائے مسخر ابھی ملک ختن اپنا
--	---

علامہ میں روح شہ عرش نشین ہوں
ہی مسکن نو فکر کا چرخ کہن اپنا

چھپا ہے چھپے عشق شہ زمان کیا برق کارا مہراج میں فلک پائال نہ دیکھی آتش بے دود روئے پاک اگر ہوئی ہے تیز طبیعت بیان ابرو میں اشارہ کی تھی فقط دیر ہو گیا مشق چرخ دل کا ہی سر سبز ابر رحمت سے	ہر یکا نافہ میں مشک ختن نہان کیا نشان دیکھو دکھاتی ہی لکھن کیا مجھوس بھول گئے خانہ معان کیا نبی کے ذکر کو جانوں نہ فیضان کیا مطیع عرش نشین تھا یہ آسمان کیا سموم جرم سے کیا خوف اور خزان کیا
---	---

یا نہیں جاتا
نہیں جاتا
نہیں جاتا
نہیں جاتا
نہیں جاتا
نہیں جاتا
نہیں جاتا

نہیں کرتا
نہیں کرتا
نہیں کرتا
نہیں کرتا
نہیں کرتا
نہیں کرتا
نہیں کرتا

نبی خدا کے ہیں مدعو طفیل امت ہے
پھر اوسکو چھوڑیگا علام منیر بان کیا

محمد نہوتے زمانہ نہوتا کہیں انبیا کو نہوتا ٹھکانا سدا طایر روح بے بال رہتا کہان پاتے خند سلیمان خدا سے توسط کے درجے میں کب خیریت تھی	کسی کا جہان میں فسانہ نہوتا اگر آپکا استانہ نہوتا جو در پر ترے اشیانہ نہوتا تراطف گر شامیانہ نہوتا اگر قداقدس میانہ نہوتا
--	---

مدینہ ہی تھا لامکان ہو کو علام
اگر خشت سے وہان جو خانہ نہوتا

فت نبی کے کہنیکا کہا کم صلہ ملا مقصود من رآنی سے روتی خدا کی ہر قرب نبی کا شوق رنا دلین پہا ہے پہنچا مریض عشق نبی گردینے تک مات اگیا جو روضہ اقدس کا کچھ غبار آنسو کا قطر جس نے گرایا ہے عشق میں پہونچا وہ شایق آپکا فوز عظیم کو مانع نہ جذب قلب کی کاہیدگی ہوئی	مداحے رسول کا نان مدعا ملا جسکو نبی ملا اوسی رب العلام ملا ہمسایہ نبی اوسی روز جزا ملا روضہ نبی کا لگیا دار الشفا ملا اہل نظر کہیں گے ہمیں تو تنیا ملا بحر عطا سے اسکو در بے بہا ملا جب مل چکا مدینہ تو عرش علا ملا جب ذرہ مدینہ ملا کہر با ملا
---	--

دامان مصطفیٰ جو بدست دعا ملا	میرے عروج کے لئے وہ اک کندہی
کر لو وسیلہ اپنا جو ذات حضور کو علامہ جانو مقصد دل بر ملا ملا	
گلچیں کے گل سے بھر گئے دامان ہزارا زندہ تیرے نگہ سے ہیں بجان ہزارا کرتے ہیں جسکو صاحب ایمان ہزارا گر منتیں کرے میرے رضوان ہزارا خوان کرم پیر سے ہیں مہمان ہزارا ہوتے ہیں تنگ کر کے جو دربان ہزارا	محمود تیرے بوسے میں بستان ہزارا تجہ پر شاہ کسے ہیں جان ہزارا منکر ہے حسن پاک بے بہرہ دین سے صفا دلیر تیری چہرے کے جاؤں نہ سوئی خلد عالم تمام بھوکے ہیں روک لیج کے حاصل شفا درود سے ہوتی ہر گتہری
جا کر کرونگا عرض نبی کے حضور میں علامہ دلین ہیں میرے ارمان ہزارا	
بنے طوق و سلاسل بہر شیدا نار انوکھا کرے کافر کو جب بجان اشارہ آؤ بروکا نظر میں بہر گیا عالم میر سر و لب جو کا نہ کیونکر تیرے بسم اللہ ہو و عکس ابرو کا کر گیا ذکر اہم شہو غین باد چشم آہو کا زبان تراج ہی گویا ہمار تن کے ہر مو کا	لکھا جائے مسلسل عین جب ذکر گریو کا بھلا کس طرح کم جانیں ہم اوسکو تیغ بران سے تصویرین قد و لہجہ کے سیل اشک بہرین سر سرور کو جب سر نامہ مصحف کہو باجرم خطا ہی نسبت چشم نبی ہو ایک وحشی سے نہیں ہی صرف خامہ صرف تو دیباچہ خط

نہ نہوتا
نہوتا
نہوتا
نہوتا
نہوتا

رہا ملا
لعل ملا
را ملا
نغا ملا
نیا ملا
بہا ملا
علا ملا
با ملا

ہی اوس رشک میجا کا منکا دار الشفا ہو گیا	نہیں خیانت دل بیار ہو گیا
عجب کیا روئیں کر چہرہ بی من اہل دل علام	کوئے نالان خزانہ من بیلو نکو ذکر گرو کا
آتش فرقت سے جل کر سینہ مجھ ہو گیا کیون نہ ہو حیرت صفا آئینہ رخ سے تیرے آشنائے بحر عشق گو ہر زندان ہی دل آپنے دالالہ اب اپنا جواب شہو من کیون نہ سنبھل سنبھل ہو مہر ہو سوچ کا پھول جب لکھا خامے نے وصف کی سوئی ہو ہو نام خلعت نام کو باقی سوید امین نہیں	لخت لخت دل سلا شکل انگور ہو گیا دل ہمارا صورت سیما مضطر ہو گیا سلسلہ شکو کا اپنوسلک گو ہو ہو گیا چاہنے والو نکو وہ اک آب کو تر ہو گیا سبز صحن بی جب چرخ اخضر ہو گیا شعر مطبوع جہان جیون مشکافہ ہو گیا شمع حبت مصطفی سے دل منور ہو گیا
کچھ خطر آسب دنیا سے نہیں علام کو	اسکو افسون شاہ کا نام مظهر ہو گیا
یہ وہ شب ہی حسین وہ بدالہ جی پیدا ہوا باعث ایجاد عالم حمستہ للعالمین قاب تو سین آیکے دو ابرو خمدار ہن آئے جو ظل کرم میں کیون نہ وہ بنی شاہ	کیون نہ یہ شب روزہ شمس الحی پیدا ہوا مہبط مصلق لولاک لما پیدا ہوا عکس سے قوس قزح جسکے دلا پیدا ہوا سایہ دیوار میں اوسکے تھا پیدا ہوا
جب مریض عشق پیغمبر دل علام ہے	

گر
بازار
شا
الفن
ہمچہ
گر
پہنچہ
تیغ
جو
دلا
وامر
ابر
خو
شرو
رشک

لے چلو شیر بزمین وان دراز شفا پیدا ہوا

گر سر بھی چتر نادین بسر دار ہمارا	ہم بولینگے سرور ہی ہر سر دار ہمارا
بازدین محشر کے تھی دست نہیں ہم	یہ دیدہ گریبان ہے گہر بار ہمارا
شافی ہے ہمیں تیری عنایت کا نسخہ	کرتا نہیں تو کس لئے تیار ہمارا
افت کا ترے داغ ہمیں قوت دل کا	واحد ہی یہ شربت دینار ہمارا
ہمیں جو تمہاری نظر لطف و کرم ہو	ہر کام ہو مکان جو ہی دشوار ہمارا
گر روضہ اقدس گھبرا ئیگی بابت تک	ہو جائیگا یہ دشت بھی گلزار ہمارا
پہنچیں جو کبھی روضہ اقدس کو تو سمجھیں	ہے سایہ دیوار ہی گلزار ہمارا

ناقص ہے مری جنس عمل شرمین عظام
پر شافع محشر ہے خریدار ہمارا

تیغ ابروی نبی سے جو ہو بل سیراب	آب کوثر سے نہ کیوں اوسکار ہو دل سیراب
جو دل اوس خیر مرگان کا ہو گاکشتہ	آب دیدار سے جنت میں ہو مشکل سیراب
دامن بحر کرم ماہتہ میں لیکر امت	کیوں نہ کوثر سے رستہ صوٹ ساحل سیراب
ابر رحمت کے تمنائیں ہیں آنسو جاری	تیرے شیدا کے نہ کیوں ہوں سلال سیراب
خوش و بیگانیکو جب سیر کرے خوان تیرا	چشمہ فیض سے کیوں نہ ہو میل سیراب
ریشک یوسف کی اگر گرمی بازار سنے	اشک حسرت سے زلیخا کے ہو ٹھیل سیراب

اوس گل رخ پہ عرق صوٹ شبنم ہی عیان

کے وار کا

لے چلو شیر بزمین وان دراز شفا پیدا ہوا
بازدین محشر کے تھی دست نہیں ہم
شافی ہے ہمیں تیری عنایت کا نسخہ
افت کا ترے داغ ہمیں قوت دل کا
ہمیں جو تمہاری نظر لطف و کرم ہو
گر روضہ اقدس گھبرا ئیگی بابت تک
پہنچیں جو کبھی روضہ اقدس کو تو سمجھیں
ناقص ہے مری جنس عمل شرمین عظام
پر شافع محشر ہے خریدار ہمارا
تیغ ابروی نبی سے جو ہو بل سیراب
جو دل اوس خیر مرگان کا ہو گاکشتہ
دامن بحر کرم ماہتہ میں لیکر امت
ابر رحمت کے تمنائیں ہیں آنسو جاری
خوش و بیگانیکو جب سیر کرے خوان تیرا
ریشک یوسف کی اگر گرمی بازار سنے
اوس گل رخ پہ عرق صوٹ شبنم ہی عیان

وہمیں الصخری پیدا ہوا
لا پیدا ہوا
سکے دلا پیدا ہوا
سکے تپا پیدا ہوا

ہوگی علام نہ کیون چشم عناد لیں سرب

ہی نعت لکھ کے سب قلم پر بہار دست
اوس سر و بوستان سالک کی لکھ کے دم
لکھ صفائی آئینہ روئے مصطفیٰ
دندان پاک کی جوشا نظم کر چکا
ماتون کا وصف جبکہ سر دست ہو رقم
کیونکر قطار باند کے مضمون نہو کھرا
جس ماتہ سے نہ ہو ورق نعت مصطفیٰ

زنگ خوشی سے کیون نہ ہونا نگار دست
روشن ہوا ہی صورت برگ چنار دست
سیاہ کی طرح سے ہوا بقرار دست
گوہر سے مدعا کے ہوا پر کنار دست
اس دست رس پہ ہو نہ کیونکر تیار دست
پکڑا ہوا ہے خوب قلم کی ہمار دست
رکھتا ہوں اوس خوب کہیں پشت خاں دست

علام نعت کیون مشکین کے لکھ کے اب

قبضے میں اپنے لایا ہوں چین و تار دست

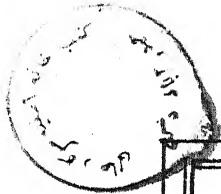
کیونکر نہ چشم ساقی میں رکھو خمار کشت
منزل گرین جو سایہ دیوار میں ہوا
روئے بنی ہے صبح شبنم زلف ہی
خاطر کد را پکا کب عاصیوں سے ہو
سفر و یاد رخ کبھو مجھ کو نگہ کبھو
دور کی آگ میں درجہ انگیا سیاہ

رکھتی ہوں اوس کے یاد سے دلین بہار کشت
نظر نبی میں اوسکارا سایہ وار کشت
یاد اون کی دلین رکھتی ہوں دل و نہار کشت
آنکھوں میں دیر تک نہیں رکھتا غبار کشت
اک جا رہیگا کب یہہ دل بھر اوار کشت
رکھنا خط ہے چین و مشک تار کشت

ہوئی ساری سفر سے جو منزل فراق کی

جب شا
ہوگی کبھو
آئینہ جمال
ہو کیون نہ
ہے جب

رکھیں نعت
نہاں حکم
بنی کی کیوا
یہ وہ مجھ کو
عقیدت کا
جو کی کھار
بشکل وار



Checked
1987

علام کب بھلا ہے میان دیار کث

مرقد پہ کیوں نہ منہ کے ہو ہر دم شمار روح	جب شایق طواف ہنر دار وار روح
ہجر نبی میں رہتی ہے جو خار خار روح	ہوگی کبھی تو گل وہ نسیم وصال سے
سیلاب کی طرح سے ہوئی بقیار روح	آئینہ جمال منور کے یاد میں
یاد نگاہ میں رہتی ہے ہر دم فگار روح	ہو کیوں نہ مجھ کو مر ہم زنگار خط سبز
رکھتی ہو برین نافہ مشک تار روح	ہے جب سے دلو زلف مجھ کا اونگے شق

علام نمہ سنج ہی طوطی کے طرح سے
ہی جب سے دام زلف نبی میں شکار روح

نبی کے ناصرون بدین رکھا علم رخ	رکھیں نعت نبی میں کیوں نہ ہم اپنا قلم رخ
ہیں جب زیر نگین جن ملک و قلم رخ	نہما رکھ کے متقا کیوں کر ہو زور و علم
جھکا کر سر پرستش میں ہو او خضر رخ	نبی کی کیوں کہیں نہیں جب ہوگی انسان کو
خدا نے کی ہو خاک پاکی قرآن میں قسم رخ	یہ وہ محبوب عاشق ہے جس کا خانم علم
رہی ہو ستہ صبر شکر پیشہ امر رخ	حقیقت کا سوخ اپنے لئے کیونکر نہادو
راہ او س ماہ رو کے حکم پر بدرقم رخ	جو کی گھارے شق قمر کی اون سے ہند عا
عرب اور شام و روم پھر اور ملک عجم رخ	بشکل دائرہ ہیں مرکز فرمان عالی پر

رکھ جو جب لا کا سفر میں توشہ لے علام
عدم کی راہ چلنے میں ہو او کا قدم رخ

نہ ہونا گار دست
بچار دست
ہو ابقر دست
ایر کنار دست
و نہ کیونکر تار دست
م کی ہمار دست
نہیں تار دست

سے دلیں بہار کث
یا سایہ وار کث
نہیں و نہار کث
نہیں کہتا عبا کث
ہے دل پھر اکت کث
ہیں تار کث

خورشید درخشان ہی جو سیما محمد
 نعلین ہو عرش کے افسر شہ عرج
 انگشت اشارت ید قدرت کی ہو سنی
 اس ذات منور کی مین تنویر لکھوں کیا
 جلتا جو ریشک کی آتش میں شاید
 تاریک رہے گور گنگاروں کی کیونکر
 کیونکہ غیرت بستان نہ ہو ہر کوچہ شہر
 کیونکہ حور کے رخسار سے اکو نہ نفرت
 جان بچکے رکھتے ہیں کیف نقد طلب
 کرتا ہوں میں احمد سے طلب حیرت خالق

ہو کیون نہ قیامت قد بلائے محمد
 واقف نہیں جبریل وہ ہی جا محمد
 سہ پا رہیں وہ دور رخ زیبائے محمد
 یک نور مجسم ہے سر پائے محمد
 دیکھا یہ بیضا نے کف پائے محمد
 روشن رہے جب شمع تولاے محمد
 ہے رشک جنان روضہ والاے محمد
 دیکھا جو کسینے رخ زیبائے محمد
 کیونکہ نہ ہو ہمو سودائے محمد
 خالق سے میں رکھتا ہوں تمناے محمد

علامہ محبوب مین لکھو نام تم اپنا
 عزت کا تو لائے ہے تو لائے محمد

ہو کیون نہ شہد سے ترا آب ہن لذید
 شیرینی کلام نبی یاد آتی ہے
 ہر بات ہر بات تو ہر اک سخن لذید
 ہر زخم دکھا ہو گیا کام و دہن لذید
 شہرین کا عشق سچے نہ کیوں کوہ کن لذید

علامہ لب پہ ذکر نبی ہو جو ہر زمان
 ہو کیون نہ نطق طوطی شکر شکن لذید

رستہ
 مست
 پاک
 قبلہ
 شینہ
 حشر

چٹ
 جب
 نگر
 کیون

یچلو
 کب
 دینا

دہن
 ذکر

دست بستہ صرف تعقیب قدم دو دو پہر
 دیکھتی گویا ہے لطف جام جم دو دو پہر
 اس لٹھرو تباہوں امی ابرو کرم دو دو پہر
 روح شائق پھرتی ہو گرد حرم دو دو پہر
 سر جھکائیں کیوں نہ بالا قدم دو دو پہر
 بہر سکین کے بولینے نعم دو دو پہر

رستان ہیں تیرا گے لشت خم دو دو پہر
 مست چشم جان جان چشم خم دو دو پہر
 پاک ہو تا گرد عصیا آب اشک چشم سے
 قبلہ دل ہے نبی کا روضہ پاک اس کے
 شیفے جب دیکھ پائیں اکیو روز جزا
 حشر میں گھر کے امت جب نکاح بانی

عنبر افشان و شب میلاد امی علامہ مان
 ذکر گیسو اس لئے کرتے ہیں ہم دو دو پہر

گردن مردم بیا رہے تلوار کے پاس
 ہوئی مجبور قضا احمد مختار کے پاس
 قرۃ العین ہے وہ جب ابوالابھار کے پاس
 لوگ جاتے ہیں بہت شوق زردار کے پاس
 جنس لیجاتے ہیں تجارت خریدار کے پاس
 ملتی بندہ تمھارا ہے انبیا کے پاس
 جا کا یوس ہو جدم شہ ابرار کے پاس
 رشتہ جان ہے یہ گویا سرفار کے پاس
 روش یکب درمی پائی کی کھسار کے پاس

چشم وابستہ ہو اوس ابرو خدا کے پاس
 جب کیا حجرہ عیسیٰ کا نبی نے زندہ
 نرگس چشم سے حضرت کے ہو کیونکر تشبیہ
 کیوں نہ اوس رخ کے زگل چ رہی دل لیل
 لیجان حشر کے باز میں دیوان نعت
 کب گوارا تمہیں امی گنج حیات ہو بھلا
 دینگے امت کو تشفی وہ شفاعت کے لئے
 دہن مارے سودا تیر کا کل کا مجھے
 ذکر غمت میں چلے کیوں نہ قلم خوب میرا

لائے محمد
 جا محمد
 بیائے محمد
 کے محمد
 کے محمد
 لاے محمد
 والا محمد
 بے محمد
 اے محمد
 نہاے محمد

سخن لذید
 و دہن لذید
 یوں کوہ کن لذید

یون خط سبز وہ منظور ہو مجھ کو علام
جس طرح مرہم زنگار دل افکار کے پاس

نور بنی نے دین کا روشن کیا چراغ روشن نہ اوس کی قبر ہو کیون مثل نور ماہ روشن جس انجمن بچھاں بنی رہے توصیف شمع رخ جو لکھی میں تے رانگو روشن جب اون کے نور کف پاسے ہو زمین	ہر ذرہ شمس شمع کا ہر گل ہوا چراغ حُب نبی کا سات جو لیکر گیا چراغ منہ پر نقاب ڈالے ہو فانوس کا چراغ فانوس دور حرف تو نقطہ ہوا چراغ کیون کر بنے نہ ہر گل مردم گیا چراغ
---	--

علام کیون نہ ہو شب میلاد صبح عید
روشن جہان ہے رشک قمر بن گیا چراغ

ہر چمن کے بلبلوں میں چھپچھپاؤں گل کے ہزار ساغر می سے نہیں کم آپ کے چشم طہور کیون مشک چین کی شہرت ہو خستہ سے روکم دل ہوا ہی کرہ نار اون کے سوز عشق سے مست جام قی کو شر کا کیا اترے خمار او کا کب ہنسک ہو کون مگائیں دوسرا	موتیا سنبل شاخ ان عارض واکل کے ہین بے تامل عاشقوں کے نشے اوس تل کے ہین جغنے لالہ خوار اوس تختہ سنبل کے ہین چہرہ و مہر دیکھو شرار میرے شور و غل کے ہین ذکر اللہ احد میں جو صدا قل قیل کے ہین اپنی میزان عقیدت میں بیہ مضنون تل کے ہین
---	---

مبدع عالم کہیں علام اوس کو ہی بجا
کیا عجب وہ نقطہ پر کار جز و کل کے ہین

یک و اٹھا کے عرصہ محشر کو رکھتے ہیں
پیش نظر تو قامت سرور کو رکھتے ہیں
افسر تو کیا اتار کے وہ سرور رکھتے ہیں
قدسی اٹھا کے عرش پر منبر کو رکھتے ہیں
انگلیں ہماری حبیبین گوہر کو رکھتے ہیں
مدت سے دلین خواہش کو ترک رکھتے ہیں

عامی خدا کے آگے سیمبر کو رکھتے ہیں
اے نہ اے کیا ہی قیامت کا درہمیں
وہ درتیر اکہ جب پہلک سرور رکھتے ہیں
جسم بیان لغت بنی چاہتا ہو دل
جو ہر ہی سوراخے عقیدت کا دیکھہ لو
محشر میں ابرور کہو میں نشہ کام ہم

علامہ تھکوجنت ماوا سے کیا غرض
ماوا تو اپنا روضہ اظہر کو رکھتے ہیں

روشن ہے مثل مہر نور کہاں کہاں
کرتے مدد میں شافع محشر کہاں کہاں
سیراب ہلو ساقی کو شر کہاں کہاں
پہنچی ہے بو زلف مغبر کہاں کہاں
دوبا ہوا الحم کا ہی شتر کہاں کہاں
پھر تاسے لیکے ہکو مقدر کہاں کہاں
پارہ ہوا ہی یہ دل مضطر کہاں کہاں
ارستہ میں مخمل خوشتر کہاں کہاں
چکار میں میرا کہیں میں کیسے کہاں کہاں

چمکانی کا دین مہر کہاں کہاں
مقدین اور حشر میں اور پل صراط پر
دنیا میں اور عرصہ محشر میں کرتے ہیں
سنب میں گل میں نافہ مشک تار میں
دلین جلبر میں جان میں فراق نبی سے آہ
محروم کر کے روضہ سے دشت مجہاں میں
دکھلاؤں کیا میں اُنیہ حسن سے ترے
ہندو عرب میں جشن ولادت کے واسطے
ارض و سما پہ نقش قدم کی تلاش میں

واچراغ
چراغ
کلا چراغ
چراغ
چراغ

لکے ہیں
لکے ہیں
لکے ہیں
لکے ہیں
لکے ہیں
لکے ہیں

منصفہ پہ لیون پہ یاد میں عارض کے موبہو
وٹے رہے میں زلفاڑ در کہاں کہاں

حب نبی کا دل میں بنا لیجو اپنے گھر
علامہ پھرتے رہتے ہو در کہاں

عقیدت کے ترازو میں جو ہم دل لیتے ہیں
شنا لکھتے ہیں جب ہم اس رخ کو جس جنت کی
تجلی خاص ہے ذات خدا ذات حضرت کی
ہمارا نفس تارہ گرہ لاوے اگر دلیں

عوض میں نقی جان کی جس حجت مولیٰ ہیں
تو شک چشم میں خون جگر کو گہول لیتے ہیں
بشر کوئی نبی کوئی کوئی کچھ نہ بول لیتے ہیں
نبی کے ناخن رحمت سے دوں ہی گہول لیتے ہیں

جب ہی علامہ لکھتے ہیں صفحہ دندان نور کی
تو رشحات قلم سے موتیوں کو رول لیتے ہیں

کب مہر ہو سکے ترس رخ کے جواب میں
بے آب ہر یہ چشمہ ہر آپ کا سچ
تشنہ ہوں میں تو ساقی کو شر کے دید کا
خوشبو عرق میں اس گل رخ کے جو ہر صبا
اُسے جو زلف و عارض پر نور کا خیال
پر ہو جو اپنا نامہ اعمال نعت سے
انکار جس نے محفل میلاد سے کیا

چھپتا ہو جب قمر ترے آگے سحاب میں
سیراب خاک ہو دیگا تشنہ سرباب میں
شمس قمر میں جس سے سدا آب تاب میں
وہ بونہ مشک میں ہر نہ عطر و گلاب میں
اتھے ہزار لطف شب ماہ تاب میں
باقی نہ کوئی حرف ہو فرد حساب میں
کاٹو نگو اس نے بویا ہر راہ ثواب میں

علامہ نے کہا لب شیریں کا کب ہر صوف

آلودہ گویا منہ کو کیا شہد نابین	اسے شوق بوشیاریاں نگر در بدر کہیں شاید نہیں ہے آہ میں پیرا اثر کہیں دیتے ہیں رنج خار کہیں نیست کہیں چھتا پھر گناہ کہیں اور کہیں	مست سے دلیں ہے سر سے شوق سفر کہیں کب روضہ نبی کے طرف راہبر ہے بخت دل میں غلش ہے جبر سے پابین طلب میں بار جس دم طلوع شمس رسالت ہو عرش پر
جب تک نہوگا تھکویت سر حضور شاہ علامہ ورد نام کا رکھ ہو اگر کہیں	سبک ہیں گاہ سے کوہ گران اوٹھاتے ہیں یہ بار وہ شد گردون مکان اوٹھاتے ہیں تو ہر ماہ ہی کجکول دمان اوٹھاتے ہیں تو لاکھ کیلے خوف خزان اوٹھاتے ہیں تو انکو آنکھوں سے کر دیاں اوٹھاتے ہیں	قلم بدیع مدح زمان اوٹھاتے ہیں سپر دنیا ہی امت کے بار عصیان سے بلند ہوتا ہی جس دم نبی کا دست نوال جہان کے مانگ کے میراب جب سرور میں جو گرتے اشک گوہر میں یا د سرور میں
جو ذکر ہوتا ہے ہجرتی کا اسے علامہ تو سکے صاب او سے شور و فغان اوٹھاتے ہیں	خود تک ہی دامن قبول نیران ماتہ میں کلمہ گو پنجین جو لیکر نقد ایسان ماتہ میں چشم ترکہتی ہے میری انبیاں ماتہ میں رہکتے ہیں آنکھیں میری سیلاب طغیان ماتہ میں ہے لب جو پردہ لایا و خزان ماتہ میں	نعت گوین کو شفاعت کا ہی سامان ماتہ میں کچھ نہیں شواہ ہی سودا سے بازار جزا کیون نہ ہو گو ہر فشان مصطفیٰ کے ہجرت میں ہوں غرق بحر غم عصیان سے اے ابر کرم سرور عالم کے قد کا لب پہ میر کب ہی ذکر

در کہاں کہاں

نہو گئے ہیں

لیتے ہیں

لیتے ہیں

کا ہول لیتے ہیں

بحال ہیں

سبک ہیں

بے تاب ہیں

لاب ہیں

بے بین

بے بین

نواب ہیں

جہان نثاروں کو نہیں ہی جن اقدس میں دروغ
کیون نہ میں جا کر بہاروں رخنہ اقدس کی خاک
لایمکنے ای دل بچیاور کسٹے جان مابہ میں
میری انگبین رکھتی میں جاروٹ گان مابہ میں

نعت میں اشعار وہ رنگین لکھے علامہ
رکھتے ہیں گلچین بزرگ گل پیہ دیوان مابہ میں

اوس قدم در سے کچھ سر و چمن ملتا نہیں
گل کھلے غنچے کا گلشن میں مقابل ہو جو تو
قبلہ گاہ دل ہے تو وہ کعبہ اجسام ہے
منزل مہر رسالت وہ منزل گاہ مہ
ماہ کنگان کو کونین جہنگوئی تیری مہرنے
آب و ندان ابر نیسان کیون نہوای بھر فیض
یاد جب آتی ہے مجھ کو اوس گل رخی بہار
اوس صباحت سے کہی رنگ سمن ملتا نہیں
غنچہ گل سے کبھی تیرا دہن ملت نہیں
جامہ کعبہ سے تیرا پیر بن ملت نہیں
عرش اعلیٰ سے کبھی چرخ کہن ملتا نہیں
دہندہ تہ سے پرترا چاہ ذوق ملتا نہیں
تیرے داتوں سے کبھی در عدن ملتا نہیں
مجھ کو گلشن میں بجز خار محن ملت نہیں

وصف شیریں لب میں ہے علامہ وہ عذاب لیان
کوئی ایسا طوطی شکر شکن ملتا نہیں

کہو کون تصویر جان کیہنتے ہیں
مصور ازل کا ہے یاور ہمارا
نہیں کہتے ہیں وصف مژگان ابرو
رہن اک حایل تعلق جہان کے
ہم شکل جان جہان کیہنتے ہیں
جو تصویر شاہ زمان کیہنتے ہیں
مگر نقش تیغ و سنان کیہنتے ہیں
قلمت سے ہم کہاں کیہنتے ہیں

نجات سے پہلے گل سر و علامہ
کہ ہم شکل سرور دان کیہنتے ہیں

اگر بہشت

کری ہے

جہان ہو

صبا جو نک

یہ تاب اک

خوشی یہ

محبو مجملہ

محبت ر

پریشاں

ای میرا

ہی جلتا

مرتی ہے

بجز کر

کشتہ

کان بان

<p>اگر بہشت میں پہنچے اس انجن کی بو کرے ہے جان کو معطر تیرے سخن کی بو جان ہو ذکر گل روئے سرور عالم صبا جو نکبت شد لیکنی ادیس کے پاس یہ تاب کیا کہ ہو ہمزلف کا گل مشکین</p>	<p>نہ حور سونگے کی پیر خلد کے چمن کی بو کہ مشک گل سے سوا ہی تیرے دہن کی بو وہاں کی بو کی مقابل ہو کس چمن کی بو خوش آئی اسکو نہ پیر گلشن وطن کی بو ہو و برو سے ہرن نافہ ختن کی بو</p>
<p>جوائے سایہ نخل کرم میں اے علام وہ اس چمن میں نہ سونگے گل محن کی بو</p>	
<p>خوشی میلا د اقدس کی منائے جکاجی چاہے محبوب مجلس میلا د اقدس عرش رتبت ہے محبت سرور عالم کی ایمان کی نشانی ہے پریشانی بربانی ذکر گیسو انکے شیدا کو اہی میرادل تو اس چاہ وقت کی چاہ سے زندہ ہی جلتا سوز عشق مصطفیٰ سے دل کباب سا</p>	<p>گلوں کے نفت گہر کو بستا جکاجی چاہے ادب کے سات اس محفل میں ائے جکاجی چاہے اگر خواہش ہی ایمان کو بڑے جکاجی چاہے سلسل قصہ کا گل سناے جکاجی چاہے خضر کے سات وہ ظلمت جلتا جکاجی چاہے بیان اور چشم میگوں کا سناے جکاجی چاہے</p>
<p>نبی کا استان بخشش کو اہی علام کافی ہے تناکر کے اس جہت کو جلتا جکاجی چاہے</p>	
<p>کرتی ہے امت آپ کی عصیان نئے نئے بحر کرم کے بحرین مضطربوں شکل برق کشتہ ہوں جبکہ تیج محبت کے انر و جان کان باغ نفت شاہ کا گلچین ہوا ہوں میں</p>	<p>ہوتے ہیں او سپہ آپ کے احسان نئے نئے آنکھیں میری او تباتے ہیں طوفان نئے نئے ہوں کیوں تیرے در پہ شہیدان نئے نئے دکھائے رنگ حبیب و گریبان نئے نئے</p>

جان ماہتہ میں
 ان ماہتہ میں

من ملتا نہیں
 ستا نہیں
 ستا نہیں
 سرخ کہن ملتا نہیں
 ن ملتا نہیں
 ن ملتا نہیں
 استا نہیں

کہنچتے ہیں
 کہنچتے ہیں
 کہنچتے ہیں
 کہنچتے ہیں

دفع جگر مرے ترے سوزِ فراق میں

روشن ہن مثل شمع شبستان نے

فانی سراے دہرے عِلام اسلئے

اسین دکھائی دستے میں ہماں نکلتے

اس شہ کا ہی رخ ہر درختان میر آگے

دل بند ہے میرا خم ابروے نبی میں

بناش نہ کیوں دل ہو تیرے تیر نگہ سے

دل زندہ ہے گو غرق ہوں میں جاہِ نبی میں

دل حیر میں اوس غلی ہی جون ہنق تریا

منظوم نہیں تر گس دگل سنبل وریکان

بازار طے میں ہو بیعانے کے لایق

یہ دیدہ گریبان جو ہے حشر میں ہرا

مجنون ہوں میں اوس شہم غزالین نبی کا

شرکان کے تصور نے کیا دلو کو ہی مجروح

جب اوس رخ سرور کا اگر اکس ہے دلیر

فرہ سے ہی کم ہی متا بان مرے آگے

ای چرخ نہ لا تو کہی چوکان مرے آگے

ہر زخم ہے شکل لب خندان مرے آگے

ہی چاہ دقن چشمہ حیوان مرے آگے

ہن دیدہ تر لکھ نیان مرے آگے

ہی روے نبی سیر گلستان مرے آگے

وہ جنس نہیں یوسف کسان مرے آگے

کشتی میں چھپر زح کا طوفان مرے آگے

بے قیس گر طفل وبتان مرے آگے

رہتے ہیں علم خیر تیران مرے آگے

ایکٹھ چہن ہو گیا حیران مرے آگے

کینچے قلم رو جو نبی پاک ہو علام

رہتا ہے کہلا دفتر عصیان میر آگے

بہر نام حضرت خیر الوہاب ہے

توفیقِ نعت کی ہے خزانہ عطا ہے

اکسیرِ غبارِ مصطفیٰ ہے

وروز بان ہے اسلئے صل علی مجھے

ہر دم ہے شوقِ مدح شہر انبیا مجھے

مات آئی خاک چہان کے یہ کہیں یاد مجھے

گلشن کو

ویدا رخ

فرقت پر

ہوں نظم

کاہیدہ

جنت

ہم نعت

ہن غرق

اس قاصد

وہ فخر

خدا و اوصاف

فلک

ہا جکو

اگر یہ جہا

نہ مشک

بستان کے

گلشن کی کیا خوش آئینگی سدم صبا مجھے	ہے روضہ حضور کی دلیں ہوا مجھے
ویدار رخ سے کیوں نہ ہو پیر نور چشم دل	انگہوں کا سر مر تیری ہے جنگاں پا مجھے
فرقت میں او سکی یاد ہی مجھ کو وبال جان	جس زلف عنبرین نے کیا مبتلا مجھے
ہوں نظم و مح پاک گہر میں مدام غرق	اس بجر کا فلک نے کیا تشنہ مجھے
کاہیدہ سنگھل کاہ ہوں ہر چند بحرین	ہے جذب شوق وصل تہرا کہر با مجھے
جنت فہمی ہی مجھ کو نہیں اس میں کچھ قصور	جس دم ملا مدینہ ملا مدعا مجھے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

ن مرے آگے

علامہ میں نے ختم رسل کی جو نعمت کی
کہنے لگے فلک سے ملک مر حبا مجھے

ہم نعمت لب شد سے چین شیرین دہن ایسے	بے طویر کج ہو گئے نہ شکر شکن ایسے
ہیں غرق عرق دانتوں سے او س پاگ گہر	بے آب ہوئے جاہیں در عدن ایسے
اس قامت زیبا و رخ پاک کو دیکھو	گلشن میں کہاں تھو میں سر و سمن ایسے
وہ فخر رسل غیرت اسلاف ہے بیشک	پلے تھے اولو العزم نے کم چلن ایسے

کھلا نہیں دو با ہوا اس چاہ کا سلام
دیکھے ہیں کیسے ہی دمان و ذوق ایسے

خدا و اوصاف سید المرسلین ہے	زبان میری لایق ثنا کے نہیں ہے
فلک پر مری فکر کر سنی نشین ہے	کہ مدوح کی جاے عرش بریں ہے
لہا جس کو واعظ نے فردوس اعلیٰ	مقرر وہی روضہ شاہ دین ہے
اگرچہ جبکایا فلک نے تو سر کو	پراس در کے لایق ملک کی جبین ہے
نہ مشک ختن ہے وہ زلف معبر	خطا ہے یہ تشبیہ لایق نہیں ہے

ن علی مجھ

ن انبیا مجھ

ن کیمیا مجھ

کریں کیوں نہ ہمیشہ چٹک زنی سب	کہوں گر میں وہ چشم آہوے چین ہے
سینے کی رونق ہو کب لامکان میں	مثل ہے مکان کا شرف بالکین ہے
مرے شعر کا سکہ جاری ہے ہر جا	تیرا نام جیسے کہ نقش نگین ہے
اس یوان دین کا قیام اسلئے ہے	کہ درگاہ حق کا تورکن رکین ہے

نہیں مجھ کو سلام کچھ خوف محشر
پہیں مرا شافع الہ نہیں ہے

نعت کس گل کی ہوئی تحریر اپنے مات سے	پہول جہتے ہیں دم تسلیر اپنے مات سے
دست قدرت کو ہی ہوگا رشک اس دیکھنا	کینچتا ہونیں تری تصویر اپنے مات سے
وقت لکھنے کے جوئی ابرو سے پر خم کا دینا	نکے نکلے قلم شمشیر اپنے مات سے
خیر مرگان پتیر دل تو قربان ہی میرا	فج کر کہتا ہوا تکیہ اپنے مات سے
ذعفران ہے خوشہ چین چو سندان حضور	کس طرح چہوتے اسے کشمیر اپنے مات سے
سینے بے کینہ ہے گنجینہ سہرا حق	نور کسے بھر دیا ہے چیرا اپنے مات سے
کون ہمایہ پو حضرت کا قدم نے آپ کے	جب برائے عرش کی توقیر اپنے مات سے

منکون کے حق میں کیا علام فتویٰ لکھ کے دی
وہ تو خود کر لیتے ہیں تکفیر اپنے مات سے

مدینہ میں دل کی رسانی ہوئی	تصور سے یہاں جبہ سانی ہوئی
پھنسا دام حب نبی میں جو دل	وہیں قید غم سے رانی ہوئی
مکر الم سے جو دل ہو گیا	رخ شہ کے دہن سے صفائی ہوئی
ہوگر خضر کی عمر ہی لطف کیا	جو اکدم نبی سے جدائی ہوئی

<p>نہیں غنچہ ہر نک روے نبی کیا بنے جب ورد نام نبی جو ہو جب خالص ریا کس لئے خیال اونکے گیسو کا جب آگیا جو نام نبی لے تو ہو کامیاب</p>	<p>کھلا جب گل اوسکا سنہائی ہوئی بلا تکل گئی سر پہ آئی ہوئی نہیں بات بہتر بنائی ہوئی سویدا میں بھی روشنائی ہوئی یہ ہے خاصیت آزمائی ہوئی</p>
<p>نبی سے مدد لی جو علم لے دہن اسکی حاجت روائی ہوئی</p>	
<p>بیشہ چشم دل روشن ہے تیری نور والا ہے کسین بتیرے کوئی مصطفیٰ جنت اسے زاہد وہ خط شفیع روز محشر ای شکستہ دل قرم شق ہو گیا وہ مدد جو منزل سے نکل آیا وہ جام سے اوتھا کرات تیرا میں ہوں دیوانہ</p>	<p>نہ چپکے آنکھ ہرگز طور سینا کے تجھ سے نہیں درکار کچھ بچو ترے فردوس علی سے اوسے نسبت میں دن کیونکر بلا خطا شفیع کے انجم پنچا اور چرخ نے عقد ثریا سے نہیں ہے عشق مجھ کو قصہ مجنون و لیل سے</p>
<p>مین ہوں مستی حب رسول و سرِ اعلام مجھے کہا کام رکنا باد و گلگشت مصلحت سے</p>	
<p>خاک مدینہ کی یہ تاثیر ہے بو تہ الفت میں گلاتا ہوں دل دل کے مرقع میں ہی نقش ولا مل ہے یہ تابوت سکینہ نہیں</p>	<p>صاف مس قلب کی اکسیر ہے بان بڑانے کی یہ تدبیر ہے خاتمہ قدرت کی یہ تحریر ہے اسمیں محمد کی ہے تصویر ہے</p>
<p>شاہ کے پائین میں مجھ سے جا</p>	

تیری ہی علام یہ تقدیر ہے

دل تر پے کیوں نہ ابرو سرور کے سلسلے
اس رو صاف کے لئے دل ہے طپان میرا
عاض بہ شاہ کے ہے خط سبز یوں نمود
کیونکر نہ کھائے رشک سے سنبل جن میں ہر
سرل چینگے شافع عشر کے روبرو
زنگین ہے شعر فکر ہے روشن پکایا مجال

بہل تیرے دیکھے ہیں خنجر کے سامنے
پار ہے آئینہ دل مضطر کے سامنے
جون خضر نوشتہ سکندر کے سامنے
کالا ہے مہندہ تو زلف مغبر کے سامنے
انجم کے طبع مہر منور کے سامنے
جو ہر عیان ہو معدن جو ہر کے سامنے

یاد اس صدم کے زلف کی ہے ہر کشت میں
علام رام کب رہے ہر ہر کے سامنے

ہر شرح میرا جو شیریں دہن میں ہے
وصف اب بنی نے جو شیریں بیان کیا
کیا فخر سنج وصف گل روی شاہ ہے
سنبل کے ہی مشام میں نکتہ جو زلف کی
گیو کو رخ پہ دیکھے یہ عذیب دل
ظلمات کہنا ریش مبارک کو کفر ہے
موزون کہی بخانوں نکرین کا سوال

کب لطف نطق طوطی شکر شکن میں ہے
مستی بھی بامزہ ہے حلاوت سخن میں ہے
سینے میں دل نہیں کوئی بلبل چمن میں ہے
عنبر میں ہے نہ عطر نہ مشک ختن میں ہے
کہتا ہے پھولا طرہ سنبل سمن میں ہے
آب حیات گرچہ وہ چاہ ذوقن میں ہے
نفت او کی جون حدیث بطقہ کفن میں ہے

علام ہاں قصور نہیں خط غیب میں
دل ہے سفر میں گرچہ یہ قلاب وطن میں ہے

فکر سے مقصود نظم شاہ جاوید ہے
دیکھو ہر فرد قصیدہ سلک مرادید ہے

<p>موج کو سہ پاک گوہر کو تجرین نہیں شعر کو کہے مرصع جو ہر طبع رسا روشنائی دین کی اور خط کی سیاہی ہوئی کیون نہ ہو گا عرش مرکب چرخ ہمسایا کا تیغ ابرو سے بنی کا آب ہے آب حیات کیون نہ قربان ہو فیض اللہ کی جان اور شاہ پر بنگیا شکل خرمین نور روزگار نگہ بہار</p>	<p>موج مرج لفظ و معنی کی میان تجدید ہے آفتاب اوج قدرت کی عجب تائید ہے مصحفی رخی رخی کے زلف کی تسوید ہے ماہ پارے ہیں رخ انور حسین خورشید ہے اسلئے ہر شہادت اسکا زندہ جاوید ہے روئے روشن آج کا جب شکل صبح عید ہے جشن میلاد مقدس سے نجل جمشید ہے</p>
---	---

بیل شید اہل علام اوس نگر خاک ہے
باغ جنت کی دلا روز جزا امید ہے

<p>جب قلم سے میرے وصف درویشان نکلے بکھرے زلفون کے تصویرین پریشان نہی نکلے نور قسمت رسائی ہو مدینے میں کبھی آئی جب یاد چمن میں رخ و خط کی اونکے دستان اپنی تسلیم چکاتے ہیں سر قلم عفو خدا کیچے نہ کیونکر اس دم</p>	<p>حرف و نقطوں کے عوض گوہر خشان نکلے کیون نہ دو دل سوزان ہی پریشان نکلے تو میں جانوں کہ میرے سب مان نکلے ہر خیابان سے پھولے گل وریحان نکلے جب کہیں فکر قدس و خرامان نکلے امت شہ کا اگر دفتر عصیان نکلے</p>
--	---

اوس جبین رخ انور کے مقابل علام
مد و خورشید جو نکلے ہی تو حیران نکلے

<p>موج معوج دو عالم سے بھر افغان ہے کب مقابل رخ انور کے ہو آئینہ مہر ہے</p>	<p>دعویٰ موج کہاں جو صلہ انسان ہے عکس سے اسکے فلک پر تو وہ خود حیران ہے</p>
--	--

<p>وصف اون کا نون کا لکھنے کو کہاں اہکان ہی سعی بنیادہ کرنے میں وبال جان ہے رشک لب و دم بھی ہی کہوں بیان ہے سین یاسین کے دندانہ کہوں شایان ہی ذوق پاک گہر آبرو حیوان ہے ذکر اوس ریش کا مان مہم دریشان ہی بات کو دست رس مع شہ ذیشان ہی جسمین انوار خدا مہر نمط تابان ہے جس سے آئینہ سکندر کا سدا حیران ہی ایسی تشبیہ نبی کے لئے کب شایان ہی جس پہ ہر تار نظر بستہ بان جان ہی جکے اقدام متلی سے فلک نازان ہی سر نیچا اور کروں قدموں پہ تو میں شایان ہی</p>	<p>مسکن سر خدا کاں ہی کے جب ہون وصف کا کل کا جو دعویٰ ہو تو منہ کالا ہو لب اطہر میں لباب ہیں کلام اعجاز سلک دندان ہی ہیں در دریا کے کرم ریش انور کو ہر ظلمات سے کیونکر نسبت موشگافی سے نہ ہو وصف سر مہم سے بات آجائے ہر دست جو زور بازو صدر دیوان قدم سپینہ بے کینہ ہے شکم پاک ہی انوار خدا کا مخزن شعرا بال کو دیتے ہیں کمرے نسبت عقل سے دور ہی مہم ہی مضمون کمر دوسرا کون ہی ہمایہ شاہ دوسرا دیکھنے پاؤں اگر اوس قدم پاک کو میں</p>
--	---

ہو قد مہوسی حضرت تہمین علام نصیب

نگو اسلام وہی اور وہی ایمان ہے

<p>کیون نہ شکل قفقہ یہ سر بنے اور توت جا کیون نہ قطرہ شک کا گوہر بنے اور توت جا جب خیال خط سے دل مضطرب ہے اور توت جا جبکہ دلی آہ سے اشک بنے اور توت جا</p>	<p>جب ہر رنگ رخ مہر بنے اور توت جا چشم تر ہی دل شکستوں کی جلیبی والا گہر کاغذ مسطر کشیدہ کیون نہ ہو کا جسم زار جان لو یہ شیشہ دل صد مہم سے ہی چور</p>
---	--

اوس مین لاسکان کے جیتو سے کب ہو دور ہر عرق کا قطرہ تیرے رخ پہ ای گردون جناب خندہ روشنی ہو جو یا کو تیرے گہر کہاں دیکھ لے اکدم صفائی اونکے روی صاف کی	عزم کا ہر چند دل میں گہر بنے اور توت جا کہا عجب ہی صورت اختر بنے اور توت جا اشک سے دیوار جسم تر بنے اور توت جا آئینہ خود قلب سکندر بنے اور توت جا
---	--

کیا تاسف ہی شکست دل کی ای علام اب
وصل کی تدبیر جب دل پر بنے اور توت جا

اُسی ہی بیمار باغ جہاں میلاد نبی کے دن آئے ہی تذکرہ ہر جا اوس گل کا در ذکر بیان کا کل کا ای ہر خوشی سے بہا شمشاد خوشی سے ہی ہو لا اگر گریں بھی کیا ہی چشم کو داتا دیکھے تاشا گلشن کا مکھڑا رہا میں صدم و مایہتی ہے خوشی باد صبا پہوون کوئی گزرتا ہے پہر خود کسی جا جلتا ہو گرتا ہی یہاں مگر کو فلک ہوتا ہی درد جو ملک ثابت ہی حضور شاہ ہوتا ہی جہاں ذکر والا	جون گل ہی شگفتہ غنچہ جہاں میلاد نبی کے دن آئے گلشن میں غنچہ دل کا ہی بیان میلاد نبی کے دن آئے قمر کا پی ہی درد زبان میلاد نبی کے دن آئے سوسن کی شنائیں تری ہی زبان میلاد نبی کے دن آئے مغنی کیا طوطی نے عین میلاد نبی کے دن آئے ہو کیون موعظ روح و روان میلاد نبی کے دن آئے یہ بزم خوشی ہے رشک جہاں میلاد نبی کے دن آئے ہو کیون نہ ورو شاہ زمان میلاد نبی کے دن آئے
---	--

جس جابی پیا ہو یہ محفل ہوتی ہی خوشی کی وہ منزل
علام کرو تم جشن بیان میلاد نبی کے دن آئے

وصف کہنا تا کمر خیر آدمی رہ گئی عشق میں دل زار ہی یہی یہ جاباتی ابھی جو تیرا منکر ہوا دنیا میں وہ کافر ہوا	ذکر جسم پاک میں تقریر آدمی رہ گئی پیش چلن بازان میری تقریر آدمی رہ گئی اوسکی پہر روز جزا تقریر آدمی رہ گئی
--	--

نادرہ دلتے کیا تیار گرچہ شوق سے حج کیا کعبہ کا جسے اور زیارت کی نہیں شمع رومی مصطفیٰ کے یاد میں ہی سوز دل کب ہوا کامل تھا دین حق زاد تم تاسیح	پر بظاہر وصل کی تدبیر آدھی رہ گئی اوسکے حج میں جان لو تقصیر آدھی رہ گئی جل بجھے پراشک کی قطبیر آدھی رہ گئی مصطفیٰ پر دین کی تمبیر آدھی رہ گئی
--	--

بجزمین جز خواب کے حاصل نہیں علام دل
آہ و نالے میں میرے تاثیر آدھی رہ گئی

قطعہ تاریخ از طبع ادا حاجی عبداللہ صاحب المتخلص سعید

در انجمن سخن فزودہ سال خوش سعید گفتم	آئین نظام نظم علام اعجاز کلام نظم علام
---	---

ولہ

معطر ہے دماغ اہل بیش کہا اس رونق گلشن کا دل نے	زہ فیض شمیم باغ علام سن زیاں شمیم باغ علام
---	---

ایضا ولہ

صرف وجد و حال ہے بزم سخن بلبلین کہتے ہیں ست فکر سال	رنگ صبح و شام ہندی نیکیے نغمہ علام ہندی دیکھئے
--	---

ولہ

منقش اسہین ہے نام محمد نہو پر کس طرح سے نقش دل سال	مگر دل ہے کتاب نظم علام نگین الجواب نظم علام
---	---

یہ

بارگاہی
بارگاہی
بارگاہی



مولود النبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا مطلع ہے مطلع انوار	صحن کا غذبہ ہے شکل نصف بہار
نقطے ثابت ہیں صورت سیار	کیون نہ خامہ ہو کا شف اسرار

یابن سویدا سے روشنائی ہے
منعکس دل میں بس صفائی ہے

مصر یہ جب حمل میں آتا ہے	سرد مہری کو یون اڑاتا ہے
گرم بازار دین بناتا ہے	کفر کو بھور کر دکھاتا ہے

صبح بیدار شب کا غافل ہے
عالم نور عالم دل ہے

تھا نہ جبر نور حق کی ظہور	گنت گنت کے طرحے ستور
جب خدا کو ظہور تھا منظور	کیا اونے جدا یک آپ سے نور

پھر کیا یون خطاب اے امجد
تو ہے محمود و حامد و احمد

عرشِ آویز کر کے یک قذیل	حق نے رکھا پھر اوسمین نورِ جیل
نورِ معروف ذکر اور تھلیس	ساہتا تھا اسی طرح بیقیل

اُحدیت سے آکے وحدت میں	چاما اپنا ظہور کثرت میں
------------------------	-------------------------

نور احمد کی یک تجلی سے	سارے انوارِ انبیا نکلے
اُگے اوس نور کے اونہین لاکے	حق نے دکھلایا مرتبے سارے

جب ہوا نور احمدی کا ظہور	ہوئے انوارِ انبیا مستور
--------------------------	-------------------------

کیا انوارِ انبیا نے سوال	تجلی ہے کس کا نورِ جلال
ہو گئے جس سے ہم سہا کے مثال	کسے چھپ گیا ہمارا کمال

ہم کو آگاہ کر حقیقت سے	اور اوس نور کی فضیلت سے
------------------------	-------------------------

اُمیٰ آواز نور وحدت ہے	باعث ہر وجود و خلقت ہے
نور احمد ہے پاک طینت ہے	ہم بھی خاتم الرسالت ہے

تم جو ایمان اوس پہ لاؤ گے	رتبہ پیغمبری کا پاؤ گے
---------------------------	------------------------

حق سے مشتاق انبیا ہے بھی	رب نے قرآن میں لکھا ہے بھی
--------------------------	----------------------------

علمائے بیان کیا ہے یہی ڈ	قول اہل حدیث کا ہے یہی
پیر وی اوسکی فرض ہے ہم پر	اور سب انبیاء عالم پر
حکیم خالق یہ پھر شتاب ہوا	ہر ملک کھنتے ہی حجاب ہوا
باد اور گل سے جمع آب ہوا	اوس سے آتش کا انتاب ہوا
جسم آدم بنا عناصر سے	روح لا پھونکے حکم قادر سے
نور احمد کو سر میں جائے ملی	آب کو یا گھر میں جائے ملی
نور خور کو قمر میں جائے ملی	شع انور کو گھر میں جائے ملی
جس سے روشن جبین آدم تھی	اوس سے پھر رونق دو عالم تھی
حکم صادر ملائکہ پہ ہوا	تا بجا لائیں سجدہ آدم کا
حکم خالق فرشتے لائے بجا	پر نہ ایلین نے کیا سجدہ
سجدہ ظاہر جو سوئے آدم تھا	واقعی سوئے نور اکرم تھا
نور نے اوسکے ہو جبین سے جدا	شیث کے سر کو سر فراز کیا
پشت در پشت ہو کے نور چلا	اور تا عابد مطلب پہنچا

	<p>وان سے اوس نور نے بصورت ماہ کیا روشن جبین عبد اللہ</p>	
<p>تھا مگر فیض نور شاہنشاہ اونکی ہر ایک دلیں رکھتی تھی چاہ</p>	<p>بس حسین تھے جناب عبد اللہ موجود بدار تھیں زنانہ سہراہ</p>	
	<p>سب تو مائل تھیں نیکنی کے طرف دیکھتے تھے نہ وہ کسو کے طرف</p>	
<p>کہتی تھی نور ہے جو اوس سے نمود تھا علامات سے یہ اونکو شہود</p>	<p>دیکھتی تھی اوسے جو قوم یہود خاتم الانبیاء کا ہے یہ وجود</p>	
	<p>اسلئے وہ عدو رہے بنے قاصد قتل نیکنی بنے</p>	
<p>اونکے لئے کی رہ کو جان لیا خنجر و تیغ اور سنان لیا</p>	<p>قتل کا قصد اونھوں نے تھا ن لیا تاک کر تیر اور کسان لیا</p>	
	<p>غافل اوس بات سے تھے عبد اللہ راہ سے جا رہے تھے حق اگاہ</p>	
<p>گھبر گئے اونکے بیچ عبد اللہ حق کے جانب سے آئی اونکو پناہ</p>	<p>یکسک اون پر اگرے گمراہ جس طرح سے رہے گھن مین ماہ</p>	
	<p>غیب سے یک سوار ہوا ظاہر</p>	

	بھرتاؤ ہو گیا حافر	
کافرون کو ہٹا دیا اوسنے	دشمنوں کو بھگا دیا اوسنے	
دور سبکو چلا دیا اوسنے	خوف جانکا مٹا دیا اوسنے	
	ہو جو حافظ خدا تو کیا در ہے جس پہ بیتی ہو اوس پہ نظر ہے	
ایک وہب نام تھا عرب میں شریف	یسکہ تھا وہ بہت نسب میں شریف	
اور شہور تھا حسب میں شریف	چاہتا تھا کہ ہو جو سب میں شریف	
	کرے نسب اوسکو دختر سے آمنہ اپنی بنت خوشتر سے	
تھا قیدیہ قریش کا مشہور	ہاشمی اون میں جیسے چم میں نور	
نسب اونکا تو کچھ تھا مستور	اس عجوبے سے ہو کے وہ سرور	
	بولادل میرا اوسکا طالب ہے نسبت آمنہ مناسب ہے	
اوسنے کہل کر خوشی گل کے شال	یون کیا عبد مطلب سے سوال	
تھکو عقد پہر کا ہے جو خیال	نیک دختر کا ہے تلاش کمال	
	تم قبیلے کو میرے جانتے ہو اور شرافت کو میرے مانتے ہو	

آنمنہ نام ہے میری دختر	نیکو نیک رو ہے نیک سیر
اوس سے منسوب ہو تمہارا پسیر	توین جانوں کہ ہے مناسب تر
فخر ہو مجھ کو اوس کی نسبت سے	
دل تمہارا ہو خوش مسرت سے	
ستے ہی عبد مطلب نے یہ بات	کردی نسبت پسیر کی اوس کے سات
ہو گیا جبکہ عقد نیک صفات	گیا نوشتہ عروس کے گہر رات
تھا مبارک کاسب چن مین غل	
گل دہن تھی تو دولہ تھا بلبل	
ہوا فیج مین عقد نیک صفات	پر رجب مین وہ مصر عالی ذات
آیا برج حمل مین جمعہ کی رات	کیا مین اوس رات کے کہو برکات
شب برات اوس سے کامگار ہوئی	
لیلۃ القدر باوقار ہوئی	
حکم تھا کہو لین در کو جنت کے	ہو دین نازل فرشتے رحمت کے
نکلے لیتے جائین نکہت کے	چرچے ہو جائین اس شباشت کے
آسمانوں مین دین مبارک باد	
سب ملک اپنے دلوں رکھیں شاد	
جلوہ نور نبی نے دکھلایا	رحم پاک مین مکان پایا

یہ بے برج محل میں مہر آیا	ملک اسلام جس نے چمکایا
آج کون و مکان ہے نورانی	شب بہتاب کو ہے حیرانی
صبح اوس شب کی تھی بزم بہار	ہوا شاداب دہر کا گلزار
حورین پھرتی تھیں اپنا کر کے سنگار	پر تپے مغموم مشرک و کفار
اور بتان سزگون جہان کے ہو	واژگون تخت سب شہان کے ہو
پھلے شیطان فلک پہ جاتے تھے	سیر کرتے تھے اور پھرتے تھے
غیب کا حال کہہ سناتے تھے	دام میں اپنے سب کو لاتے تھے
اب ہو ممنوع آسمانوں سے	ہو گئے تنگ اپنے جانوں سے
تھے بشارت میں سار و خوش طیور	بلبلوں کی تھی وان صغیر سرور
ہرچن میں یہی رہا مذکور	کیا انوار حق نے رنج ظہور
اور مویشی قریش کے اوس شب	یہی دیتے صدا تھے باہم سب
وہ شبستان دہر کا ہے چراغ	جو منور کرے دل اور دماغ
مھر کہتا ہے جسکے مھر کا داغ	ماہ کو بھی نہیں ہے جس سے فراغ

	سید الانبیاء ہے اوسکا نام ملک و جن و انس کا ہے امام	
اول دنون تنہا عرب میں قحط عظیم تشنگی سے تھے جاندار سقیم	بے غدار تھے تھے علی التعمیم طالب آب تھے زرب کریم	
	اُن دنون ابراب بار ہوئے کشت اور نخل بار وار ہوئے	
دیکھا خواب آمنہ نے پر یک شب ہے شکم میں تیرے بلند نسب	اُن کے کہتا ہے اوس سے کوئی عرب سید الانبیاء ہے جسکا لقب	
	مرتبہ جسکا سب سے فائق ہے افضل زمرہ خلائیق ہے	
حمل کے دن جو پڑھتے جاتے تھے مرحبا مرحبا سناتے تھے	قدسیان شاد شاد آتے تھے اور عجوبے ملک دکھاتے تھے	
	کہ ظہور نبی کے دن ہین قریب اہل دنیا کو جس سے دین نصیب	
مرحبا حمل شاہ چرخ رکاب دیکھا اک رات آمنہ نے یہ خواب	چھہ منے کا جب ہوا بصواب کوئی کہتا ہے از رہ آداب	
	ہوگا جدم طلوع اوس مرہ کا	

	رکھہ محمد تو نام اوس کا	
درد زہ جب بے شمع ہوا دل میرا اس لئے تھا گھبرا یا		بی بی نے اس طرح بیان ہے کیا کوئی اوس وقت میرے پاس تھا
	کچھ کو عید مطلب تھے گئے کوئی نزدیک تب مرے نہ ہے	
جس طرح کوئی سخت چیز گرے پر کوٹنے لگا وہ ولیہ میرے		اکی آواز پھر ہیب مجھے اک پرندے کو دیکھا تب میں نے
	سہل کی درد زہ کی مشکل کو کچھ تسلی ہوئی میرے دل کو	
آبِ شیرین کی چاہ تھی پیہم دم اٹنے لگا خدا کی قسم		تشنگی مجھ کو تھی بہت اوس دم پیاس سے جبکہ ہو گئی بیدم
	آبِ شیرین کسی نے لاکے دیا دودھ گویا شکر ملا کے دیا	
ہوا سیراب اوس سے دل میرا جوق نسوان نے مجھ کو گھیر لیا		اوس پیالے کو میں نے یکے پایا چمچے ایک نور کا ظہور ہوا
	تھیں وہ جون دخترانِ عیدِ مناف سب تھے بالابلند چہرے صاف	

اکمنہ نے کہا کہ کہئے ذرا	تسے یہ حال کس نے آکے کہا
بیان تو کوئی بشر کا نام تھا	بولے وہ ہم نہیں جو تھے کہا
کہا اک نے کہ اسیہ ہون میں	
کہا مریم نے ثانیہ ہون میں	
ہم اعانت کو تیرے آئے ہیں	جوق حوروں کی سات لائے ہیں
عدا شکنین یوں بنائے ہیں	معرفت والیان کھائے ہیں
غیر لوگوں سے ہوتی ہے وحشت	
نہیں وحشت کی مقتضی حالت	
مجھے آنے لگی تب اک آواز	کہ اترتے ہوں جس طرح شہباز
فرش دیبا کا ہو چکا تھا ساز	ارض کے طرح عرض اور دراز
یہ صد اہتی کی پلونا توں مات	
ہو جو پیدا وہ شاہ نیک صفات	
اور کئی مردائے بستہ کمر	نقدوی آفتابہ سب لیکر
تھی پرندوں کی جوق خوش منظر	پر تھے یا قوتی وزمردی سر
میرے آغوش کو وہ دمانتے تھے	
خوف سہرا دہ سے کانپتے تھے	
ہو گئی تب کشاہ میری فطر	جیسی روشن ہے چشم شمس و قمر



دیکھتی تھی میں دو جہان کیسے	تھے علم تین ایستادہ ملک
ایک مشرق میں ایک مغرب میں	
سطح کعبہ کے ایک جانب میں	
مومنو او تھکے اب قیام کرو	شاہ کا دل سے استرام کرو
کہو صلوات اور سلام کرو	ذکر نام شبہ انام کرو
فرض حق نے کیا نبی پر درود	
جس سے ہے رحمت خدا کا درود	
درد زہ پھر او نہیں شروع ہوا	مہر انوار کا طلوع ہوا
رب کے مطلوب کا وقوع ہوا	شبہ تو لہ بصد خشوع ہوا
سر تھا سجدے میں او گلیں تھیں بلند	
عاجزی میں ہو جیسے حاجت مند	
افضل ہر دعا درود شریف	بخشتا ہے شفا درود شریف
ہر مرض کی دوا درود شریف	ورد رکھو سدا درود شریف
تم جو چاہو گے رب سے ترہکے درود	
ہونگے حاصل بسببِ ملی مقصود	
مطلوبہ ثانی	
مان پھر آتا ہوں برسرِ مطلب	کہول دیتا ہوں اب درِ مطلب

نظم کرتا ہوں گوہر مطلب	فکر عالی ہے رہبر مطلب
شعر کیا ترجمہ حدیث کا ہے	
فیض مجھ کو مرے مفیث کا ہے	
آیا پھر لکھ سفید سحاب	بن گیا گویا ماہ نو کا حجاب
ہوا غائب جناب چرخ رکاب	حکم تھا لیتے جاؤ شہ کو شتاب
کہ مشرق سے لے منار تک	
بحرین موضع مناسب تک	
کوئی محروم نیکی نہ رہے	دور گل سے رنگ بو نہ رہے
آج بے آب کوئی جو نہ رہے	شکر شاہ روبرو نہ رہے
محو شرک اوسکا جبکہ کام ہوا	
ماہی کفر شہ کا نام ہوا	
گزا اس حال میں جو وقت ذرا	ہوا غائب وہ ابر کا شکر ذرا
پایا اوس شہ کو صوف میں لپٹا	سبز کپڑے کو دیکھا نیچے بچھا
جن و انسان تھے شاہ کے مدد تھے	
یعنی انجم تھے ماہ کے مدد تھے	
شاہ کے مات میں تھے تین کلید	صاف رنگ گہری تہیں وہ پدید
تہیں وہ الماس سے زیادہ سفید	ہوئے مالک جہان کے شاہ سعید

	ایک نیکی کی ایک نصرت کی تیسری مخزن نبوت کی	
ماہ برج اشرف کو گمیر لیا کہنے والے نے اس طرح سے کہا		پھر وہیں ابرو دسرا آیا ابر نے مہر پر حجاب کیا
	اسکو روئے زمین پر لیکر جاؤ سیر افلاک کی اسے کرواؤ	
اور سباع و پرند و حیوان کو قتل ذی روح و دیو شیطان کو		اسکو دکھلاؤ جن و انس کو اور ملائک کو حورو و غلمان کو
	خلق آدم کا بخشیو اسکو بحسب رفق کیجیو اسکو	
اور شہجیع اسکو فوج و لشکر کیجئے صفت خاص شاہ کی کیجئے		سرفراز شہادت کی اسے دیجئے صاف خلدت خلیف سے لیجئے
	انمزان اسمعیل کا کرو دل میں اسحاق کی رضا بھرو	
لوط کی حکمت و بلاغت دو مشکل یوسف اسے ملاحت دو		اسکو صالح کی خوش فصاحت دو اور یعقوب کی بشارت دو
	اسکو شہرت دو لیکے موسے سے	

	صبر ایوب اسکو دو لاکے	
جھدیو شمع کا اوس شمع کو دو زہد اوس مہر ار تفاع کو دو		طاعت یونس اوس مطاع کو دو لحم داؤد ذی سماع کو دو
	دو اوسے حب دانیال کو لا دے دو الیاس کا وقار مشکا	
خلق پیغمبری میں دو غوطا دوسرا ابروان سے دور ہوا		زہد عیسے و عصمت یحییٰ کھنے والا یہ جبکہ بول چکا
	بی بی نے نور عین کو دیکھا آب میں تر حریر میں لپٹا	
دین و دنیا کا مالک آج بنا امنہ نے جو دیکھا سر کو اوتھا		کوئی کہتا تھا شاہ ہر دوسرا اسکے قبضے سے کوئی بچہ نہ رہا
	شہ مہ چار دہ نظر آیا مشک سے اوسکا تن بسا پایا	
طشت و ابریق نقروی لاکر شاہ کو سات بار نھلا کر		پھر وہاں تین شخص نے اگر اور سر پر سفید منگو کر
	پشت پر کر کے مہر مہ آسا مہروش کو حریر میں لپٹا	

اوپر دن میں اوسے کیا پنہان	دیر تک اوسکو لے رہے کیسان
جس سے تھی آمنہ بہت حیران	کوہ کے تغویض ماورِ ذیشان
پھر وہاں سے چلے گئے وہ ملک	
کر کے پرواز جلد سوئے فلک	
اس طرح عبد مطلب نے کہا	جب میں کہے میں حرف طاعت تھا
تھی شب مولدِ شہ دوسرا	کعبہ اوسوقت سر بسجود ہوا
ختم تھا سمتِ مقامِ ابراہیم	
اوس سے آواز آئی تھی عظیم	
جیسا سرور ہو گیا ہو ملول	صرف ذکرِ خدا و ذکرِ رسول
ہو کے کہتا تھا میں ہوا مقبول	پھر نہ کہوں کبھی تون کا شمول
اب ہوا پاک میں نجاست سے	
شرک اور کفر کی غلاظت سے	
آئی پھر غیب سے وہیں یہ صدا	ہے تو مقبول آج سے عشا
قبلہ خلق میں مے تھجکو کیا	تیرا مسکن مبارک آج بنا
واژگون ہوئیں گرا اوس دم	
سب بتان تھے شکست سے باہم	
دکے چلا کے دی نہیں نے صدا	کہ محمد ہو سے ہیں اب پیدا

ابر رحمت کا اوس پہ آؤ ترا	شاہ سردار دو جہان کا بنا
کیا عجب گھریہ ہو اگر روشن	
جس سے روشن ہے مہر چرخ کہن	
اُسے مخموتون شکم سے جب سرد	ناف بھی تھی کٹی ہوئی کمر
علمائے بیان یہ کی ہے خبر	وقت خستہ نہ ستر اُسے نظر
شاہ گل ہے تو شرم خوشبو ہے	
اوسکے گلشن کا خس نجا لو ہے	
کیا خان نے بیان کیا	شب میلاد شاہ کے فردا
یک یھودی جو جبر و کاہن تھا	اپنے ہم مذہبون سے کہنے لگا
احمد مجتبیٰ ہوا پیدا	
اختر اسکا طلوع شب کو ہوا	
ہے روایت کہ عایشہ نے کہا	ساکن مکہ یک یھودی تھا
مژدہ میلاد کا جب اوسنے دیا	آیا تحقیق کرنیکو اوسجا
آجکی شب قریش میں آیا	
کوئی لڑکا ہی ہے ہوا پیدا	
بعد دریافت پائی اوسنے خبر	حضرت عبد مطلب کے گھر
شب کو پیدا ہوا ہے ایک پسر	ہین نجل جسکے آگے شمس و قمر

	اوس پیروی نہی اونکے ہی ہمراہ جا کے دیکھا جمال شاہنشاہ	
ہوا خود رفتہ صورت می نوش مھر کس طرح سے رہے خس پوش		دیکھتے ہی وہ ہو گیا بیہوش پھر وہ کہنے لگا بجوش و خروش
	یہ نبی ہوگا ساری امت کا اور وسیلہ رہد ہدایت کا	
نرسنگی پیبری کی بات اب تھہرتا نہیں ہے پائے ثبات		پھر نبی اسرائیل میں ہی بات سب نبوت کے اونسے گم ہوں صفا
	خاتم الانبیاء ہے یہ لڑکا سارے عالم کا یہ نبی ہوگا	
شب میلادِ سرورِ والا توت کر گر ترے حکم خدا		دیکھو اعجازِ شاہِ کاشمہ قصرِ کرا کے کنگرے چودا
	جسکو کسریٰ نے بدشگون جانا تخت بھی اپنا واژگون جانا	
خشک بنکر ہزار سال رہا بتواتر بیان یہ سب نے کیا		اور دریا جو تھا سداوی کا فیضِ میلاد سے روان وہ ہوا
	اب رحمت سے کہا عجب ہی یہ	

شاہ

سر

دا

با

مر

	واقعی اوسکا فیض سب سے یہ	
شعلہ زن گو ہزار سال رہا		اور آتش کدہ جو فارس کا تھا اور کسی وقت وہ نہ سرد ہوا
	بجھی رحمت ماب سے آتش منفعل تھے سحاب سے آتش	
اٹے ہن اسپ و ناقہ اعراب		ایک موبد نے شب کو دیکھا خواب پازو چلے سے ہو گئے ہن شتاب
	کیا کسر سے خواب اوس نے بیان کرو یا جال سا صاف عیان	
بولا کہہ جلد کچھ نکر تھیر		پوچھی کسری نے خواب کی تعبیر تب کی موبد نے اوس سے یوں تقریر
	حادثہ آویگا عرب سے یہاں سلطنت کا مٹے گا نام و نشان	
حکم لکھا عرب کے آمر کو بھیج دانا کرسی سے پھر کو		چاہا کسری نے اک مذہب کو یعنی نعمان ابن حنظلہ کو
	پوچھوں اوس سے جو ہی مجھے منظور جسکو سنکر ہو دل میرا سرد	

اوسنے عہد المسیح کو بھیجا	مُشرکوں کے بیچ کو بھیجا
سوچکر اُس فصیح کو بھیجا	فی الحقیقت قبیح کو بھیجا
اگے کسریٰ کے جب وہ آپہنچا	کہا کسریٰ نے ماجرا سارا
تب وہ موبدیہ عرض کرنے لگا	درد دل سے وہ آہ بھرنے لگا
پیچ کھا کھا کے غم سے مرنے لگا	سر ادب سے زمین پہ دہرنے لگا
میرا مامو ہے جسکا نام سطح	اسکی تعبیر وہ کہیگا صحیح
شام کے سرزمین میں رہتا ہے	ضعف پیری سے بچ سہتا ہی
غیب کا حال صاف کہتا ہے	کشف اسرار اوسکو رہتا ہے
نہیں ممکن کہ اوسکو لے آؤں	حکم گروہ تو میں ہی خود جاؤں
تھا سطح اک بہت برا کاہن	اوسکا چھ سو سے تھا زیادہ سن
خبر غیب اوسکو دیتے تھے جن	حالت نزع میں تھا وہ جس دن
جا کے عبد المسیح وان پہنچا	حال جو کچھ کہ تھا بیان کیا
سن چکا جب سطح نے یہ تمام	کیا عبد المسیح سے یہ کلام

میرا مسکن نہیں ہے آج سے شام	ہوگا دارالقرار میرا مقام
لنگ ساسانیاں سے جاویگا	جو کہ مورخوں سے وہ آویگا
کنگروں کے حساب سے اسے یار	شاہ و شہزادیوں کا ہوگا شمار
فارس ہوگا عرب کے مات سے خوار	ہو خزان دیدہ انگلی ساری بہار
جبکہ چودہ ہوں فارس کے شان	ہو چکے ختم شاہی سلسلہ
قصہ کی شکست کی تفسیر	اور مہربان کی خواب کی تعبیر
ہے یہی اب جو میں نے کی تقریر	بہج گسری کو کر کے تو تحریر
جان بحق ہو گیا یہ کہہ کے سٹیج	رو کے نکلا دمان سے عبد میج
پہنچا وہ جبکہ پاس گسری کے	حال کاہن کا کھدیا آکے
سخت محزون کیا خبر اس کے	حال کرا تمام سن پا کے
بولا جب چودہ پشت ہی دولت	چاہئے اس کو پھر تہی مہلت
اوسنے یوں اپنے دل کو بھجایا	اور ما محو سلطنت کرا
پر تھی مصروف کار اوسکی قصا	ہوا ظاہر جو کچھ تھا حکم خدا

	گذرین دس پتین چار سال کے بیچ کب تھا کسری کے یہ خیال کے بیچ	
ابن خطاب جب امیر بنا سعد نے فوج کا امیر جو تھا		فارس پر فوج کو روانہ کیا بڑی کوشش سے ملک فارس لیا
	جن فتوحات کی بشارت تھی ان ہی ایام کی اشارت تھی	
	مطلع ثالث	
ساقیادے مجھے شراب ہلور ہی سخن پروری مجھے منظور		نشہ عشق سے بنا مخمور شیر رحمت سے کردہن معمور
	تا کہ دلو میرے سرور رہے اور زبان و اصف حضور رہے	
صفہ مشق جوئے شیر بنے جس سے روشن مری ضمیر بنے		یا بیاض مہ منیر بنے الغرض لوح بے نظیر بنے
	شیر خواروں کے شکل میں ہو حروف نقطے ہوں خال شمس مثل کوف	
ہو جو منظور آج نقش مراد کر کے مخمور اوس میں مشک زیاد		لیجئے چشم حور عین سے سواد آب حیوان سے خل ہو زنگب مراد

	صفحہ روشن ہو رو شنائی سے صاف آئینہ ہو صفائی سے	
رنگ جب سرخ ہو تو میگوں ہو دل لالہ بھی جس سے پر خون ہو	گل رخ حور کا ممنون ہو گل کا ہم رنگ میرا مضمون ہو	
	رو بروا دے کے جب شفق ہو مارے غیرت کے رنگ فقی ہو	
مجھ کو وہ رنگ سبز ہے مطلوب ہو دے جو سبزہ زار غلد سے خوب	سبز رنگوں کو بھی ہو وہ مرغوب جس کے آگے فلک رہے معیوب	
	ہو دے شاداب سبزہ زار سخن بنے سبز جس سے دل کا چمن	
زعفرانی ہے رنگ خوش منظر لا گل اشرفی کو اور جل کر	خوش رہے جس سے ناظرون کی نظر کہ تر لناظرین اصفر	
	جس کا ہر نقش بے نظیر رہے زعفران زار کا شیر رہے	
دیکھ نیرنگی سخن گزار جس سے ہی بوستان کا نقش و نگار	دیکھ نیرنگی سخن گزار کہا سو رنگ سے ہوں اوس پر نگار	
	کیوں نہ مانے نیک مجھ کو وہ استاد	

	طفل مکتب ہیں مانی و بہزاد	
رنگ نو باوہ رسالت کا ذکر منظور ہے رضاعت کا		ذکر ہے نورس نبوت کا کہنچتا ہوں میں نقش قدرت کا
	جس سے ہر غنچہ چمن گل ہو اور ہر گل بان بیل ہو	
گہمت بوستان عالم ہے وجہ امن و امان عالم ہے		جو گل گلستان عالم ہے جس سے نام و نشان عالم ہے
	اوسکا ہر کوئی جہانیں نہیں اوسکا ہر نگ آسمان میں نہیں	
گل کی اوس رخ سے کس طرح ہوشال پیش اہل نظر ہے سخت محال		فرق اوس سے ہی اسکو دیکھو محال گل برنگ خنابے ہو پا مال
	ہی شگوفہ کہوں جو غنچہ دہن قد سے بالا ہو کیسے سرو چمن	
کب ہو سایہ سرو قامت کا چہرہ خورشید ہے قیامت کا		حال مخفی نہیں لطافت کا سایہ ظاہر نہیں ہی قامت کا
	کیون نہ اوس شہ کو کہئے ظل اللہ سایہ جگہ ہے روزِ شہر پناہ	

ہوئی القصہ رسم نام نہاد	جس سے شیریں دہن ہوا دل شاد
دیتے باہم تھے سب مبارکباد	ہوئی کو نین تہنیت بنیاد
جان و دل ہو گئے تھے ریختی	
صدر قہ ہوتے تھے سب فقیر و غنی	
بی بی نے گود میں لیکشہ کو	لائی برج شرف میں اوس مہ کو
کر دیا عرش ارض کی تہ کو	کیون نہ وسعت ہو فکر کو تہ کو
دودہ شہ کو پلاتی تھی بی بی	
اور گلے سے لگاتی تھی بی بی	
وہ مہ چارہ تھا جب بالا	سات دن دودہ ما کا پیتا تھا
تب ٹوپیہ نے پیہ شرف پایا	شہ نے دودہ اوس کا چند روز پایا
کوکو پیرہ ہے اوس سعادت سے	
تا مشرف رہے رضاعت سے	
تنگ اگر وقوع قحط کے بعد	آیا کلمین جب قید سعد
تھارتی زر سے جیسے نقطوں وعد	شور الجوع تھا بصورت رعد
ایک بی بی حلیمہ کا تھا نام	
سات تھی قافلے کے شیریں کام	
اوس کا شوہر بھی سات آیا تھا	جس کے ہمراہ ایک جایا تھا

یک شتریک گدھی بھی لایا تھا	رہ میں رنج سفر اوتھا یا تھا
	خشتک تھا شیر بے غذائی سے شیر ملتا تھا گدائی سے
رہیں تالاش میں زنان سپہم اپنے گھر لے چلین انھیں خرم	پنپا کے میں تھا غلام تا کرین چند شیر خوار بہم
	پہی دستور تھا عرب کے بیچ تھا رواج قدیم سب کے بیچ
طفل ایک ایک لائین ہر گھر سے نہ لیا انکو کسی ایک نے	عورتیں شیر دار پیر پیر کے پاک گوہر جو تھے یتیم ہوئے
	کس کو حاصل ہو دولت کونین کب ہے پستون کو رفعت کونین
اوس کے ہی نام تاج و تخت رہے صورت موم سنگ سخت رہے	اڑلی جو بلند بخت رہے اوس کا دل کس طرح کھرت رہے
	طالع خوب اوس کا رہا رہے دولت دو جہاں میسر رہے
اپنے شوہر سے اوس نے آگے کہا جھکوا بتگ نہ کوئی طفل ملا	جب حلیہ نپاکی لڑکا شہر بھر میں سوائے شاہ پا

کیون سیٹی سے کہا ہی عار مجھے ہے یہی در شاہوار مجھے	
کر رضا مند اپنے شوہر کو	دیکھا جب جا کے پاک گوہر کو
صوف میں لپٹا ماہ انور کو	نیچے مفروش سبز بستر کو
نکبت مشک تن سے آتی ہے دل میں اور جانیں بوسماتی ہے	
تب حلیمہ نے دل کو خوش پایا	سینہ شہ پہ مات اپنا رکھا
چشم حق بن کو شاہ نے کھولا	پھر حلیمہ کو دیکھتے ہی ہنسا
چمکا او سوقت نور دیدہ شاہ جس سے خیرہ ہوی فلک کی نگاہ	
پھر حلیمہ نے شہ کو بر میں لیا	سر محبوب خلق سر میں لیا
ملفت شاہ کو جگر میں لیا	ساتھ اقبال کو سفر میں لیا
جب مشرف ہوی رضا عت سے اوسکا دل بھر گیا ہدایت سے	
شہ نے جب ایک سمت دورہ پایا	دوسرے سمت اس نے پھیر دیا
کیا قناعت سے کام شہ نے لیا	کبھی یک لخت اوسپر رخ نکلیا
یہی دستور تھا قناعت کا	

	تھا خصیمہ شہ رسالت کا	
تب حلیمہ ہو راکب محس کر کے اوس پر نثار جان و دل	لے چلی شہ کو جانب منزل بولی ہے یہہ تو رونق محفل	
	اوس کے شوہر نے شاہ کو دیکھا عید سجھا جو ماہ کو دیکھا	
جبکہ وہ اونٹنی کے پاس آیا دودھ کو جلد جلد دودھ لیا	کاس کو شیر سے بھرا پایا جس سے ہر طرف پر ہوا اوسکا	
	شیر شیریں بنا بسانِ مشکر سیرب ہر مان بنے پیکر	
اس کے شوہر نے تب یہ اس سے کہا ہمپہ ہے رحمتِ خدا کہا کیا	یمن اقدام شاہ کو دیکھا دودھ سب نے ہی سیر ہو کے پیا	
	رہے چندے و مین فراغت سے شیر سے سیر ہو کے راحت سے	
یون حلیمہ نے ایک شب دیکھا اور سہ مانے ہے ایک شخص کھڑا	نور اگر محیط شاہ ہوا سبز پوشاک شکلِ خضر بنا	
	اپنے شوہر کو وہ جگا بولی دیکھ یہ کون آکھڑا ہے ابھی	

تب حلیمہ سے بول اٹھا شوہر	منہ کو کر بند ذکر اوسکا نکر
جب بچہ پیدا ہوا قریش کے گھر	سب یہودی بنے عدویکے
خواب و خور او کو ناگوار ہوا	
غم سے دل اونکا بیقرار ہوا	
پھر روانہ ہوئے وطن کے طرف	جس طرح روح آئے تن کے طرف
جون بھار آتی ہے چمن کے طرف	جیسے مایل ہو دل سخن کے طرف
راہ میں چست بنکے اونکا حمار	
کر چکابں سبک سب اونکا بار	
قافلہ جا کے جب وطن پہنچا	چہون کف دست خشک تھا منہ
سب موکشی تھے اونکے پیارا	قحط سے ہو گیا تھا یہ نقشہ
سیر بکرے تھے سب حلیمہ کے	
اوسکا باعث کوئی سمجھ نہ سکے	
دو برس گزرے یوں فراغت سے	رہے محفوظ خوف و آفت سے
کہا عجب خاتم الرسالت سے	کام بخشی کرین غنایت سے
عرصہ دو سال کا تو تھا گذرا	
شاہ کا نشو و نما سال کا تھا	
شاہ جہد م کلام کرنے لگا	پہلے اللہ اکبر اوسنے کہا

ذکر خالق میں اپنا منہ کہولا	یاد پھر شان کبریا کو کیا
کیا تحمید حق کی جب تصبیح	ہوا مصروف ذکر اور تسبیح
اس بیان سے حلیمہ ہے دمساز	طفلی میں بھی شاہ سرافراز
پارچہ میں کیا نہ بول و براز	بہر حاجت تھا وقت کا انداز
کبھی بے ستر شہ نہوتے تھے	کبھی ہوتے تو خوب روتے تھے
چلی آتی تھی دوڑ کر میں ومان	دوانپ دیتی تھی پارچہ اوسان
کبھوتاخیر ہو گئی جو یہاں	غیب سے ستر ڈھپ گیا کیان
بالیقین کاشف الغیوب ہے حق	سچہ یہ ہے ستر العیوب ہے حق
جبکہ چلنے لگا وہ چرخ رکاب	بحر وحدت پہ جسطح سے حساب
ذات ہے جسکی شلخ الالقاب	کیا ادا اسکے ہو سکیں آداب
بازی اطفال کی نتھی مرغوب	ہمنون کو بتاتے تھے معیوب
یہی فرماتے تھے شہ دوسرا	سوچو کبات کو کہ ہم بچہ ما
کھیلنے کو نہیں ہوئے پیدا	ہمنو کھیلنا نہیں ہے بھلا

	کھیل میں وقت کو نہیں کھونا حق سے غافل کبھی نہیں ہونا	
کرتے تھے ہر بشر کی دلجوئی طفل ایسا ہوا نہ ہو کوئی		ذات عالی میں تھی نہ بد خوئی کہا کروں میں بیان خوشگوئی
	کام کرتے تھے کوئی جدم شاہ کہتے تھے شادشاہ و بسم اللہ	
تھی فدا جان و دل سے میں کو سپر کرتی تھی وہ رفاقت سرور		دور کرتی نہ تھی او سے اکثر نام شیا جو میری تھی دختر
	ایک دن دور لیگئی شہ کو کیا پنہان نظر سے اوس مہ کو	
لو لگا ئی تھی رب اکبر سے اشک بہتے تھے دیدہ تر سے		نکلی تلاش میں جو مین گھر سے ایسی الفت تھی مجھ کو دلبر سے
	نظر آیا جو مجھ کو نور نظر رکھا آنکھوں پہ صدقے ہو ہو کر	
دہوپ میں اوس کو لیگئی کیونگر گیا جانے سے اوس کے نور بھر		پوچھا شیا سے میں نے اسی دختر اوس کو میں جانتی ہوں نور نظر
	بولی جس جا قدم پیدہ ہر تے تھے	

	ابر آ کے سایہ کرتے تھے	
میرے بھائیوں کے مجھ کو ہمراہ کو تا چہرہ گاہ جاؤں مل جل کر		بولے شہ ایک دن کہ اے مادر تو کبھی پہنچتی نہیں کیونکر
	سنکے بولی حلیمہ میں قربان صدقے تجھ پر کروں میں اپنی جان	
کر کے کشمکش سے صاف کاکل کو اوسکا مقتون کیا جزو کل کو		پھر حلیمہ نے اوس شہ گل کو ہر گل بنا کے سنبل کو
	جب لگا نور چشم کو سرمہ ہوا بچشم نرگس شہلا	
صدقے ہو کر کہا کہ رشک چمن پا بگل منفصل ہیں در گلشن		کو کے بلوس خوب زیب بدن قد و رخ تیرے دیکھ سرو و سمن
	کر کے جزیع میں کو زیب گلو کہا دفع نظر ہے ای خوشخو	
ہے یہ جزیع میں بھی یک پتھر بس ہے میرے لئے میرا داور		شہ نے فرمایا اوس سے امی مادر نہیں ممکن ہے اس سے دفع نظر
	اوسنے پتھر گلے سے دور کیا زنگ کو آئینے سے دور کیا	

کہا تماشے ہوئے خدائی کے	شہ تھے ہمراہ دودھ بھائی کے
گئے دن اونکے سب برائی کے	ہوئے سامان سب بھلائی کے

شاہ تھے خوش فضا ئے صحرائے
دوپہر تک پہلے نہ اوس جا سے

تھا جو ضمہ پر حلیمہ کا	وقت دو پاس دورتا آیا
بکمال ہر اس کہنے لگا	ہم پہ اس وقت حادثہ گذرا

کہ محمد یہ ظلم ہوتا ہے
کوئی سینے کو چیر دھوتا ہی

تھا حلیمہ کو تب عجب دسواس	اوسمیں باقی تھے کچھ نہ ہوش و حواس
ہو کے شوہر کو تھا زیادہ ہراس	دور تھے دور تھے ہوئے جب پاس

دیکھا شہ کو پھارت کے اوپر
سوئی عرش برین لگائے نظر

شہ نے دیکھا کہ ہیں کوئی نالان	محو آہ و بکا ہیں اور گریان
دانی کو کا کو دیکھ شاہ و مان	حال پر اونکے ہو گئے خندان

شہ ہنسے تو ہوئی تسلی کچھ
غم زدوں کو ہوئی تشفی کچھ

شاہ نے اونے جب خطاب کیا	مطمئن اونکو پھر شتاب کیا
-------------------------	--------------------------

اون پہ الطاف بے حساب کیا	پوچھا کیوں تنہا اضطراب کیا
ابھی آئے تھے تین شخص بیان	لائے جھکوا تھا میں اب ہوں جہان
چت لٹا کر مجھے کہا عریان	شق میرے سینے کو کیا اوس آن
درد اس سے نہ کچھ ہوا معلوم	نہ ہوا اس سے کچھ غرض مفہوم
میری آنتیں نکال کر یک نے	دہر دیا خوب برف لے آگے
دوسرے نے نکالا دل کو میرے	کر دیا دل کو چاک نشتر سے
کالا نقطہ وہیں نکال لیا	بولا شیطان کا گھر یہ دور ہوا
نور سے دل کو بھر دیا اوس نے	نور سے مہر کر دیا اوس نے
دل کو سینے میں دھر دیا اوس نے	خنکی کا اثر دیا اوس نے
خنک اب تک میں دلوں پاتا ہوں	حال دل کا جو ہے سناتا ہوں
تیسرا جبکہ میرے پاس آیا	زخم پر نات اوس نے پھیر دیا
مجھ کو ہسنگ دس بشر کا کیا	برنگیا وزن جب مجھے تو لا

	ہوا واقف میرے مراتب سے اور آگاہ سب مناصب سے	
سکن قصر لا مکان ہے یہ مرسل آخر الزمان ہے یہ		کہا اویسنے شہ زمان ہے یہ صاحب نام اور نشان ہے یہ
	وزن بڑھ رہا ہے اسکا عالم سے کون ہم ننگ اسکا ہو ہم سے	
فرق اقدس کو پیار کرنے لگے لاکے مرہم کو دل پہ دہرنے لگے		قدسیان دیکھ شہ کو درنے لگے آگے آگے عرض کرنے لگے
	بوسہ جو کام ہنسنے سے کیا تم سمجھتے ہو کرتے شکر خدا	
ٹپھوی یک دم میں راہ دراز اپنے دایہ کو کرچکے ہمراز		پھر ملک دان سے کر گئے پرواز کہہ کے سب حال اپنا شاہ حجاز
	تب جلیو نے شہ کو برین لیا چشم و رخسار دوسرے بوسہ دیا	
	مطلع رابع	
نور دیدے کو سات لیکر آئے متعجب رہے جو سکر آئے		وانی کو کا جو اپنے گھر پر آئے حال سننے کو لوگ اکثر آئے

	کہا ایجا نا اسکو کاہن پس دور ہوتا عجل سے دسواس	
مجھ میں پاتے ہو کونسا آزار مجھ کو دارو سے کچھ نہیں درکار		شہ نے فرمایا میں نہیں بیمار میں تو اچھا ہوں امی میرے غمخوار
	ہوں بھلا کیا دوا کرے مجھ کو چھوڑ دو حال پر میرے مجھ کو	
شاید آسیب جن کا تھان لیا مجھ کو آغوش میں اوس آن لیا		کیا اونہوں نے دلون میں جان لیا کہا جن جن نے جن سومان لیا
	حال کاہن سے جا کیا ظاہر مجھ کو لے جا کے کر قویا حاضر	
بولا تم چپ رہو ذرا اس آن سر ہو اس باجرے کا مجھ پہ عیان		سٹکے کاہن ہوا بہت حیران سن تو لون طفل سے میں تھابیان
	دیکھ کر آنکھ سے جو ہے واقف وہی اسرار کا رہے کاشف	
موبو حال شہ نے اوس سے کہا بل اٹھا کہ آہ داویلا		شہ سے کاہن نے چہ سوال کیا ستے ہی کاہن اسکو کو دپڑا
	جان لودن گئے بھلائی کے	

	اُسے ایام اب برائی کے	
زندہ رکھنا عدو کا بیجا ہے		یہی دشمن تمہارا لڑکا ہے مار ڈالو ابھی تو اچھا ہے
	پھہ کر یگا تباہ دینوں کو داغ دیگا ہمارے سینوں کو	
سبھا کا ہن کو شاہ کا دشمن بولی اوسکو تو ہے بڑا کو دن		جب حلیہ نے سن لیا یہ سخن کہینچکر برین شاہ کو وہ زن
	تو ہے دیوانہ اور احمق ہے مان تو یک ہو قوق مطلق ہے	
مین نہ دکھلاتی سایہ ہی اوسکا بال کو اسکے مین نہ دون دھوکا		جانتی گرین یون تو بولیگا طفل یہ نور چشم ہے میرا
	تو اگر چاہتا ہے مرنے کو سیکڑوں صورتیں ہیں مر رہو	
یہی جن و بشر کے رہبر کو جیون صدف ومانیتی تھی گوہر کو		لیکنی پھر حلیم سرور کو اس سے پر نور پایا سب گہر کو
	شہ کو جس جاے لے کے جاتی تھی نکبت مشک تن سے آتی تھی	

دشمنان کینہ دل میں رکھتے تھے	اس لئے نیکی وہ دہرتے تھے
برج اعدائے دین سے کہتے تھے	یوں حلیمہ سے آگے کہتے تھے
شہ کار کہنا نہیں مناسب ہے	قصدا اعدا کا اسکے جانب ہی
جنگا بچا ہے اونکو پہنچا دو	اچھی حالت میں اونکو دکھلا دو
اقربا کے دلوں کو بہلا دو	حال اعدا کا خوب سمجھا دو
رہے محفوظ تا یہہ ایذا سے	پہنچے آفت نہ اوسکو اعدا سے
سنکے بولی حلیمہ ہے بہتر	نکلی اپنے وطن سے کر کے سفر
سات اس نور عین کو لیکر	طی کیا منزلوں کو شکل قمر
بس حلیمہ ملول رہتی تھی	محو عشق رسول رہتی تھی
اور کہتی تھی بس نہیں چلتا	روک سکتی ہوں کس طرح سے بھلا
اور جدائی کا بھی نہیں یارا	غم فرقت سے ہے جگر پھٹتا
راہ میں زار زار روتی تھی	غم فرقت میں جان کھوتی تھی
پہنچی نزدیک کہ وہ ہمدم	غم فرقت سے تھی سراپا غم

راہ پیما تھی وہ بدیدہ نم	پرہتا جاتا تھا اوس کا رنج و الم
	چھوٹے یکجا شہ رسالت کو گئی کیونکہ قضاے حاجت کو
پہرہ اوس گل کی برومان پائی پیت سر ڈارہین مار چلائی	ہو کے فارغ حلیمہ جب آئی اس مصیبت سے خوب گھبرائی
	کبھو پورپ گئی کبھی پچھم سناہ کا کرتی پھرتی تھی ماتم
یا محمد میں اب کہ ہر باؤن کیا یہ منہ آمنہ کو دکھلاؤن	کہتی تھی میں تجھے کہان پاؤن دلو کس طرح اپنے سبھاؤن
	بھکو دکھلا دے چاند سی صورت ورنہ ہو جائے دانی کی حلت
ایک بروما اودہرے آنکلا جب قریب حلیمہ آ پہنچا	کرتی تھی جب حلیمہ شور و بکا جو کہ پگڑا ہوا تھا ایک عصا
	پوچھا اے سعدیہ ہوا کیا ہے کوئی پیارا تیرا ہوا کیا ہے
جس سے رہتا تھا دل میرا خوسند زندگی اوس سوا نہیں ہے پسند	کہا اوس نے کہ وہ میرا فرزند نور دیرہ تھا اور میرا دل بسند

	<p>دود اپنا پلا کے پالاق میرے گھر کا وہی اجالاق</p>	
<p>اسکو یان چھوڑ دیکے اسی بجائی بونہ اس گل کی اس جگہ پائی</p>		<p>اسکو ہمراہ اپنے مین لائی جل کے حاجت کیجکے پھر آئی</p>
	<p>اس لئے غم سے زار زار ہونین بیچ و ماتم سے اب نزار ہونین</p>	
<p>رونا نکبت ہے تونہ اتنا رو مین بھی چلتا ہوں دہونے اسکو</p>		<p>بولا وہ پیر مرد جان نہ کہو کھیلنے کو کہیں گیا تو نہو</p>
	<p>بولی مین دہونے آئی ہوں جا کر نہ ملا ہے کہیں سراغ پسر</p>	
<p>گر چلے تو تو لے چلون اسجا وہ جو چاہے تو طفل دیگا تنگا</p>		<p>بولا یک بت ہبل ہے ذی رتبا اے عیلمہ تو شک نہ کر اصلا</p>
	<p>بولی اوہی ہبل گرا اوندا روز میلاد سرور والا</p>	
<p>نام اوس شہ کا کس طرح سے سناؤں یہج کر بت کو شہ کی دائی کہاؤں</p>		<p>پاس اس بہت کے کئے پھر جاؤں بت تو پتھر ہے اوسکو کیے مناؤں</p>
	<p>سات تیرے نہ آونگی ہرگز</p>	

	پس بت کے نہ جاؤں گی ہرگز	
بولاکھون بے ادب بنی اسدم حال پر تیرے بت کر گیا کرم		بوڑھا یہ سنے ہو گیا برہم چل میرے سات تا چلین باہم
	مات میرا پڑ لیا اوسنے لیکے ہمراہ چل دیا اوسنے	
بت کا پھر اوسنے خود طواف کیا سننے ہی پھر ہیل گرا اوندا		پس اوس بت کے جھکویکے گیا حال اوس شہ کا بت سے کہنے لگا
	بت سے آئی صدا وہ نام نہ لے یہ اسم شہ انام نہ لے	
بتکدے جلکے خاک ہونگے ضرور تم ہی پھر پڑتیاک ہونگے ضرور		اس سے سب بت ہلاک ہونگے ضرور مشرکان بھیناک ہونگے ضرور
	اوسکا حافظ خدا اوسیکا ہے وہ نہ طالب کہہو کیکا ہے	
اوتھ چلی دمان سے ہو بیت مایوس کہتی تھی مین بھی ہوں عجب منحوس		دایہ پھر کر سکی دمان نہ جلوس یاد سرور مین کرتی تھی افسوس
	پہنچی جا عبد مطلب کے گھر تاکہ کر دے بیان حال پسر	

ویکہہ دایہ کو بہت منموم	بولے غم کا سبب نہیں معلوم
کیا پس ہو گیا میرا معدوم	جلد کہہ دل پر ہے الم کا نجوم
بولی زندہ ہے میرا نور نظر	
خوب خاصہ ہے میرا لخت جگر	
جان سے برہے او سے بچاتی تھی	اوس کو آنکھوں پہ مین بٹھاتی تھی
اپنا خون جگر پلاتی تھی	اپنے آغوش میں سلاتی تھی
دودھ جب چھت گیا بفضل خدا	
کیا قصد اوس کو لیکے آنیکا	
لائی اس کو بہت حفاظت سے	کی ہے محنت زیادہ طاقت سے
اور بچا یا سفر کے آفت سے	خوف تھا خلق کی شہادت سے
اسکی الفت میں خوف جان نتھا	
کبھی بچوں کا اپنے نہ بیان نتھا	
پہنچی نزدیک شہر جب اگر	اس کو یک جای چہوڑ کر دم بھر
گئی اس وقت میں ضرورت پر	پھر جو آئی نپایا اوس کا اثر
خوب دہوندا نپایا اوس کا سراغ	
گم ہوا ہے نظر سے چشم و چراغ	
سکے یہ عبد مطلب نکلا	ہو مکر صفا پہ چلے کے چرما

قوم کو اپنے ساری جج کیا	دی تمام اقربا کو اوسنے ندا
بولا دہونڈو کہ گم ہوا ہے پسر	نظر آتا نہیں ہے نور نظر
جستجو اسکی کرتے تھے ہر جا	بھرتا لاش ہر بشر نکلا
غم سے کرتے تھے قوم واویلا	پر نہ اوس شاہ کا سراغ ملا
اتنے عرصے میں شاہ کے دادا	گئے کچھ کو اور طواف کیا
یوں مناجات حق سے کرتے تھے	خاک پر سر کو اپنے دہرتے تھے
ہوسکے بیچو دھوپھر دہرتے تھے	رب سے اس طرح عرض کرتے تھے
یا خدا تو دلا محمد کو	ایک نظر تو دکھا محمد کو
آئی آواز غیب سے اوس دم	کئے تو ہوا ہے محو الم
کسا کرتے آج تو ماتم	اگر یہ کرتا ہے کس لئے پیہم
ہے بھامہ کے وہ بیابان میں	میرے امن وامان کے وامان میں
سنتے ہی عبد مطلب آواز	تھے بشارت کے سات یس و مساز
اپنی سب قوم کو کیا ہمزاز	ابن زوفل سے ہر کے تب انباز

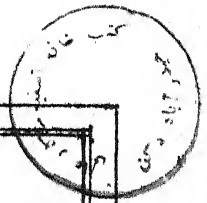
	پھر تھامہ کے سمت چل نکلے لیکے ہمراہ کئی جہل نکلے	
پائے گلزار وشت ویران مین شمس آیا نظر گریبان مین		پہنچے یہ لوک اوس بیابان مین سرد و لحو تھا اوس خیابان مین
	چار زانو شستہ آئے نظر موز کے نخل کے تلے سردور	
بنگے چشم بے بصر مینا اور زبان سے یہی اوسکی حمد و ثنا		جد نے جب نور چشم کو دیکھا دلے کرتے چلے وہ مشکر خدا
	پوچھا نزدیک جا کے نام اوسکا کیا معلوم پھر مقام اوسکا	
مین محمد ہون ابن عبد اللہ یہ ہے نام و نسب میرا والد اللہ		بولے اس طرح سے وہ حق آگاہ جد میرا عبد مطلب ذیجاہ
	کون واقف نہیں نسب سے میرے کون آگاہ نہیں نسب سے میرے	
موتیوں کو بیان مین رولا قند گویا دمان مین کھولا		جد نے اوس دم زبان کو کھولا حرف موزون زبان مین تولا
	جان لے عبد مطلب ہون مین	

تیرا دادا ہون اور محب ہون میں	
پھر اوتھا کر اوسے گلے سے لگا	سبب آنے کا سب بیان کیا
کہہ سنایا طال فرقت کا	نور دیدہ کو اپنے ساتھ لیا
گود میں اسکو لیکے پیار کیا اپنے تاقے پہ لا سوار کیا	
کیا کہوں حال اشتر شہوار	کیا تھل تھا اوسکا اور وقار
مالک دو جہان تھا جس پہ سوار	ناقہ صالح کا ہو رہا تھا نثار
قدم راہوار چلتا تھا مثل باد بہار چلتا تھا	
شاہ کے مین جب سوار آیا	ساتیہ عزت و وقار آیا
باغین صورت بہار آیا	ہر ملک بنکے چو بدار آیا
دیکھ کر شاہ کا رخ ہشاش اقربا سارے ہو گئے ہشاش	
لایا جسوقت شاہ کو گہر پہ	بکمال خوشی زر احمر
کرفدا سے نبی جن و بشر	اونٹ قربان کئے کئی لاکر
صدقہ شاہ کا کیا تقسیم اور بجا لائے شاہ کی تعظیم	

<p>خوش ہوئے مان کو دیکھہ شاہِ انام کر کے مسرور اور شیرین کام</p>	<p>مانے دایہ کو بھی دیا انعام کردی رخصت اسے بصد اکرام</p>
<p>خدمت شاہ کے لئے مامور ام ایمن ہوئے بفرج دسرور</p>	
<p>ام ایمن سے یوں روایت ہے ذکر و صف شاہ رسالت ہے</p>	<p>سرور دین کی یہ حکایت ہی جسکو طفلی ہی سے قناعت ہے</p>
<p>شاہ رب کا سپاس کرتے تھے نہ بیان بھوک پیاس کرتے تھے</p>	
<p>تھا یہ دستور شاہ عالم کا رہتا دل سیراوس مکرم کا</p>	<p>صبح یک جام پیکے زمزم کا کہا کہوں وصف شاہِ اکرم کا</p>
<p>جب میں کہتی کہ خاصہ ہی طیار کہتے اب اشتہا نہیں زہنہار</p>	
<p>سن اقدس کے گزرے جب چھ سال چلے شرب کو تب شوق کمال</p>	<p>آمنہ کو ہوا وطن کا خیال گئے مادر کے سات نیک خصال</p>
<p>تا ملاقات اقربا کر آئیں دلو بہلا کے اپنے پھر گھر آئیں</p>	
<p>شہر شرب میں سب بلند تبار اقربا آمنہ کے تھے بسیار</p>	

سب بی بی اور اونکے بر خوردار	میہمان قبیلہ بخار
خادمہ خاتم الرسالت کی	ام ایمن ہمیشہ ہمراہ تھی
وان سے راہی ہوئے جو بطنی کے	ہوئے منزل گزین سب ابوا کے
بی بی بیمار وان ہوئی آکے	کیا کوچ اونے سمت ماوا کے
پاک گوہر ومان یتیم ہوئے	بعد چندے ومان مقیم ہوئے
پھر روانہ ہوئے ومان سے شاہ	ام ایمن تھے شاہ کے ہمراہ
رہ روی سے تھا کام شام و بگاہ	پہنچے گھر اپنے شاہ عالیجاہ
کرتے تھے شہ کی پرورش دادا	خوش تھے دادا سے سرور والا
شہ کے دادا وقار کرتے تھے	برہ کے بچوں سے پیار کرتے تھے
اوس پہ جان کو نثار کرتے تھے	شفقت بے شمار کرتے تھے
شہر مکہ کے خود وہی تھے امیر	رکھتے تھے صدر و سند توقیر
شاہ بہر صدر کے نکرتے جلوس	کوئی کرتا تھا منع جب منخوس
سنیکرتے تھے جد بہت افسوس	کہتے تھے خوش ہے جھکاو کا جلوس

	وہ تو عالی تبار ہے بیشک اور وہ ذمی وقار ہے بیشک	
اور قیامے کا وہ بیان لائے تھے شہ کو ذمی مرتبہ بتائے تھے		لوگ جب دیکھنے کو آتے تھے یون فراست سے اوسکے پچھے تھے
	ہے یہ جکا نشان بسک سیاہ ہمقدم اوس خلیل کا ہے یہ شاہ	
ام امین سے یون بصد اصرار ہے یہ اہل کتاب کا اظہار		کہتے تھے عبد مطلب ہر بار میر سبچے سے رہ بہت ہشیار
	ہے یہ لڑکا نبی اس امت کا اور مسند نشین نبوت کا	
قطرہ آب تھا دُرِ شہوار خشک سالی سے سبکو تھانہ قرار		قحط گمین پھر ہوا یکبار زندگی سبکو ہو گئی دشوار
	اُئی ماتف سے اس دم اک آواز ہو گئے عبد مطلب ممتاز	
قوم کو اپنے سات لیجا کے اور تو سل سے شاہ والا کے		سُنتے ہی بوقیس پر جا کے دوش پر شاہ دین کو تہلا کے
	لگے کرنے دعاے بارش جب	



پانی برسا بجاہ شاہ عرب	
شہر کے سمت آئے جب وہ جناب	خلق پانی سے ہو گئے سیراب
دشت و مہمون میں بھر گیا سیلاب	باغ اور کشت بنگئے شاداب
ذات سے اوسکے کب امید نہیں ابر رحمت سے کچھ بعید نہیں	
کر سکون کیا میں وصف شاہ حجاز	کس طرح سے بیان کروں اعزاز
ذات عالی تھی خلق میں ممتاز	طفلی سے دکھاتے تھے اعجاز
اونکا مباح اونکا خالق ہے اسپہ حق کا کلام ناطق ہے	
ہی یہ مولود پاک خیر نام	خاتم الانبیاء ہے جسکا نام
مح اونکی کبھی نہوگی تمام	ختم کردو کلام کو عمام
کرد صلوات اور سلام ادا بمحمد و آل و صحب ہما	
<p style="text-align: center;">— — — — —</p>	

معجزہ احیاء

معجزہ طبع کا دکھاتا ہوں	قلم باؤنی سے لب ہلاتا ہوں
زندہ اپنا سخن بناتا ہوں	ریشک عیسے سخن دلاتا ہوں

میرا آقا جو مردہ زندہ کرے
کیون نہ زندہ سخن کو بندہ کرے

دم عیسیٰ کب اوس سے ہوا عدم	جسکے لب سے ہی فیض اوس کو ہم
یہی کہتا ہے شوق میں پیہم	چوم لون پاؤں جب بنی کے قدم

کیا عجب اوس سے مردہ جی اوتھے
عیسے دل زندہ ہوا بھی اوتھے

ہی وہ بو گرے شکل ورمیج	وہ صبا اوسکے لگے گرد میج
اوسکے امت کا فرد فرد میج	شد زمین القضاۃ سرد میج

زندہ مریکوجب وہ کرتے تھے
قلم باؤنی کا دم ہی بھرتے تھے

بیہقی یون بیان کرتا ہے	جس سے منکر کا دل سنورتا ہے
------------------------	----------------------------

دوب دشمنِ جدمین مرنے ہے	کفر کے بحر سے او بھر تہ ہے
	سچا سچا میں حال لکھتا ہوں لو نبی کا کمال لکھتا ہوں
ہی حدیث صحیح کا مذکور	یہی حق ہے کیا منظور کیا متاخرین نے منظور راستی سے ہی یہ سخن معمو
	راستی موجب رضائی خداست کس ندیدم کہ گمشت داز رہ راست
بت پرست ایک تھا دینے میں	کفر رکھا تھا اپنے سینے میں یہ سواد اوسکا تھا سفینے میں جانتا تھا ثواب کیلئے میں
	دین حق کا جو ذکر سنتا تھا ہو کے بیزار سر کو دھتا تھا
دین حق ہو گیا تھا عالمگیر	کی تھی اوسنے جہان کی تسخیر حالِ بیدین کا کیا کروں تجسیر چاہ میں کفر کے رٹا وہ اسیر
	سنگدل وہ بتوں کو مانتا تھا نافع و ضار اونکو جانتا تھا

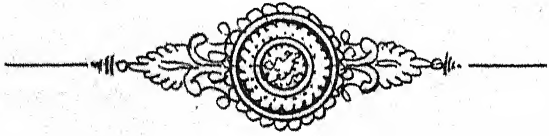
کرتا تھا دین حق کا استہزا	کاہن اوسنے نبی کا نام رکھا
سحر اعجاز کو وہ کہتا تھا	قابل معجزہ تھا اصلا
جو نہ دیکھے وہ کیسے قابل ہو	
کس طرح دین حق پہ بائیں ہو	
ایک دختر تھی اوسکی پر تمیز	جسکو کہتا تھا اپنے جان سے عزیز
اوسکے مرنے سے ہو کے ماتم خیز	دفن کر آیا کر کے وہ بچھیز
غم سے دختر کے زار زار ہوا	
حال اوسکا بہت نراڑ ہوا ؛	
نہ تو کھایا نہ سویا کرتا تھا	رات دن غم میں رویا کرتا تھا
جان کو اپنے وہ کہو یا کرتا تھا	اشک سے منہ کو دھو یا کرتا تھا
زندگی سے وہ اپنے تھا بیزار	
اوسکا جینا اوسے ہوا دشوار	
ایک دن شاہ دین تھے جلوہ فروز	یعنے مسجد میں بیٹھے تھے اوس روز
گزرا اوس راہ سے جو وہ دل سوز	پا کے اوسکو نبی نے غم اندونہ
حال سے اوسکے پھر سوال کیا	

	کر کے پرستش او سے نہال کیا	
کر دیا سیل دیدہ تر کو	اوس نے پھر یاد کر کے دختر کو	کہہ سنایا بیان ہمیں بر کو
	کہا جینا مجھے وبال ہے اب غم میں دختر کے ایسا حال ہے اب	
ہمزبانی سے کامیاب کیا	اوس سے تب شاہ نے خطاب کیا	ذریکو سخی آفتاب کیا
	کہا دنیا کا اعتبار ہے کیا زندگانی کو کچھ قرار ہے کیا	
عاقبت اپنی بھول جاتا ہے	جو کہ دنیا پہ پھول جاتا ہے	وہ نہ پیش رسول جاتا ہے
	جو ہدایت پناے ہو گمراہ دوزخ اور کامقرب ہے خواہ مخواہ	
اور قضا پر کے تصرف ہے	حکم خالق میں کیا توقف ہے	زندگانی کا کیا تاسف ہے
	اس بیان میں نہ کچھ تکلف ہے	

	دل کو کب باند ہے اس سے دشمن متنفر ہو جس سے دانشمند	
لطف ہی یہ جہان کے داور کا بت کو کر دو رجو ہے پتھر کا		یہ ہمارے رب اکبر کا مژدہ دیتا ہوں دین خوشتر کا
	دعوت دین حق میں کرتا ہوں نور سے تیرے دلو بھرتا ہوں	
چھوڑ کر کفر دین پہ ماں ہو کون ہے وہ جو تیرا حائل ہو		حق کی توحید کا تو قائل ہو خوبی آخرت کا سائل ہو
	صرف رب کو ہے قدرت کامل کسکو طاقت ہے پیش حق حاصل	
یاں سے گزر پئے تو پھر نہیں منزل راہ کا توشہ کچھ تو کر حاصل		جلد بیدار ہو نہ رہ غافل حشر تک سید ہی جائیگی محفل
	اس سفر کی تہی مسافت ہے پر خطر راہ ہے پر آفت ہے	
بولا تم محب زہ دکھاؤ اگر		بت پرست اس کلام کو سنکر

زندہ کر دو جو تم مہری دختر	تب میں جانوں کہ سچ ہو پیغمبر
	تسکو حق کا رسول مانو لگا اور واحد خدا کو جانو لگا
شہ نے فرمایا دے پتا مجھ کو	اوسکی مدفن کی رہ دکھا مجھ کو قبر پر اوسکے لیکے جا مجھ کو نام اوسکا ہے کیا سنا مجھ کو
	حق کی حاصل میں تاحضوری کروں تیرے دل کی مراد پوری کروں
ہو کے ہمراہ شاہ دین و چلا	قبر کے پس جبکہ لیکے گیا نام دختر کا اوسنے شہ سے کہا شہ نے دی نام اوسکا لیکے ندا
	زندہ ہوا و شہ کھتری ہوئی دختر کہا لبیک اوسنے خوش ہو کر
فارغ اوس سے ہوا جو خلق پناہ	دم عیسے ہوا نثار شاہ عرش سے تابفرش ہوتی تہواہ بنگیا بت پرست حق اگاہ
	صدقے ہو ہو کے جان کہوتا تھا حالت ماضیہ پہ روتا تھا

شہ کے قدموں پہ اوسنے سر کو ملا	اور عفوِ قصور بھی چاہا پڑ
کہا اسلام کی تو راہ دکھا	اور مسلمان بنا کے کلمہ پڑھا
مین بتوں سے ہوا ہوں اب بیزار	وقفا رہنا عذاب النار
جانِ عالم ہے انجمنِ آرا	روح ہے جسکے نام سے زندا
تئیں میرے ہے جان ذکر اوسکا	کیون نہ دل زندہ ہو بدمع و ثنا
جان بخشی سدا ہے کام اوسکا	عرشِ اعلیٰ پہ ہے مقام اوسکا
اوس لب اور اوس دہن کین صدقے	اوسکے ہر موئے تن کے مین صدقے
اوسکے چاہِ ذوقن کے مین صدقے	دل سے مشاہدِ زمین کے مین صدقے
ہے وہ مالکِ سبھی خدا ئی کا	حق سے کب ہے گمانِ جدائی کا
اوسکی ہی واسطے بنے افلاک	ہے مشرفِ قدم سے اوسکے خاک
حق نے اوسکے لئے کہا لولاک	اوسکا پیڑ و کبھو نہو غناک
مالکِ دو جہان ہے ذات اوسکی	

	فخر کون و مکان ہے ذات اوسکی	
وہ سبطین سیدین علا و طفیل جناب غوث ورے		بعلی و بغاطمہ زہرا و بجاہ صحابہ کبرے
	یا حبیب الالہ خذ بیدی مالعجزی سواک مستندی	
اوسکو ہرگز نہ چھوڑیو ناکام اوسکو خوش رکھو اسے رسول نام		بندہ کترین ہے یہ سلام اوسکو فیروز مند کیجو مدام
	اوسپہ ہر دم رکھو کرم کی نظر استغشوا عابز منظر	
۲	۱۱	۱۰
		

ہاں چہارمین پہلے قریش کے کفار بنی کو کرتے تھے وہ ساروں میں خاصا شمار	ہاں منکران غرض اس معجزہ کے خلق میں چار جو دیکھ کر بھی ان آنکھوں کے کرتے تھے انکار
کوئی رٹا ہے نہ اون منکروں سے باقی اب کہ رفتہ رفتہ جہان سے وہ مٹا گئے ہیں سب	
علوم حکمت و معقول کے وہ بانی ہیں کہ اشیاء کے وہی دشمنان جانی ہیں	فلاسفہ بھی اونہیں منکروں میں ٹائی ہیں دلیل عقلی سے وہ محو خوش بیانی ہیں
اور انکو بھی فلکیات میں کلام نہیں یہہ کہتے ہیں کہ اونہیں خرق و التیام نہیں	
وہ جانتے ہیں کہ خود صاحب ایمان ہیں حقیقت انکی بھی ہے تباہ دنیا میں	جو باقی دو ہیں سو وہ قائلان قرآن ہیں جو دیکھو انکو بہ پیرایہ مسلمان ہیں
زبان سے گریہ مقرر ہیں بطون منکر صاف بیان کرتے ہیں سب حال معجزے کا خلاف	
وقع شق قمر کا نہیں ہوا نہ نہار اہل ہی معجزہ شاہ میں بہت تکرار	اور اک گروہ کا اون دو ہے یہی اظہار کلام حق سے ہر ظاہر نشان روز شمار
یہہ انکی صاف ضلالت پر زعم باطل ہے یہہ اعتقاد بھی اون منکروں کا کل ہے	
تعرض کفر و سحر سے بھی ہر اظہار	لکھا ہے صیغہ ماضی سے ذکر شق قمر

جو منکر کسی کے عجیب رکا ہو سکتا کفر
کبھی نہیں وہ مسلمان پر ہو کوئی اہتر

طہور معجزہ اب تک نہیں بفرض محال
اونہوں نے کسے جادو او کو دی تھی مال

میں کہتے دوسرے واقعہ ہوا بوقت قمر
بنی نے دی تھی جو قبل وقوع اس کی خبر
نہیں وہ معجزہ پر ہے علامت محشر
یہی تھا معجزہ بادشاہ بحر و بر

یہ اعتقاد بھی کچھ صدر سے مطابق ہے
نہیں وہ مومن خالص مگر منافق ہے

وقوع جس کا شب بدر تھا منے بن ہوا
بنی سے کی تھی جو اعدا نے اس کی ہمتا
ہزار تھے خلایق ہزار تا اعدا
وہ بنی نے کیا مدہ کو شق حکم خدا

کہا بنی نے خبر اس کی دی تھی قبل وقوع
روایت ایسی کسی نہیں ہوئی سموع

محدثوں نے جہنوں کی بہت حدت ہے
بیان معجزہ خاتم الرسالت ہے
بیان کیا ہو کہ اسما سے یون ریوا ہو
اور اس کے ضمن میں فضل شہ ویتا ہے

جو باب علم اور اہل عیا کا ثانی ہے
اخ شقیق بنی اور عزیز جانی ہے

گئے غار سے فارغ ہو جبکہ گھر کو ہی
نزل وحی کے تھے دیکھتے اتر کو نبی
علی کے زانو پہ لیتے تھے رکابہ گھر کو نبی
تھے ماسوا سے پھر آہوے نظر کو نبی

بہارِ نبوی

<p>غاز عمر سے فارغ نہیں ہو سکتے تھے قضا سے اوسکے تھے آزرده دل خدا ولی</p>	
<p>خلق علی کو بہت تھا غاز کے خاطر ہٹے نہ جائے سے اوس سرفراز کے خاطر</p>	<p>طپان دل اور نگارنا بے نیاز کے خاطر اوتھے وہاں سے نہ شاہ حجاز کے خاطر</p>
<p>ہوے جو وحی سے فارغ جناب خیر انام غروب ہو گیا خورشید ہو گئی تھی شام</p>	
<p>نبی نے دیکھا علی کو تو بس حزن پایا غاز وقت کا شوق اوسکے دل نشین پایا</p>	<p>اور اوسکو خوف الہی سے سہمگین پایا اوسی خیال میں پھر چین کو برجین پایا</p>
<p>اوتھا کے دست دعا کو جناب باری میں بیان کرنے لگے مقصد اپنا زاری میں</p>	
<p>علی ہے بھائی مرا اور تیرا بندہ ہے اور اوسکے دل پہ ترانام پاک کندہ ہے</p>	<p>ترے حضور میں ہر خطہ سر کندہ ہے جو دل ہے اوسکا تیرا دین پسندہ ہے</p>
<p>غاز فرض ہوئی تجھے سارے عالم پر گردہ جن و ملک پر اور ابن آدم پر</p>	
<p>غاز وقت قضا ہو تو ہے قضا اوسکو غاز چوتھے یہ کب خاص کام تھا اوسکو</p>	<p>بھلا ہے وقت پہ گر سکیں اوج اوسکو نزول وحی نے پابند کر دیا اوسکو</p>
<p>اوسے تو صاف طاعت خدا کی تھی منظور</p>	

اطاعت اوسکو رسول ہر کی تھی منظور	
تو آفتاب کو دے حکم تا وہ لوٹ آئے	وہاں پہ عصر چہاں ہوئی وہ لوٹ آئے
کہ جس طرح سے روز جزا وہ لوٹ آئے	عجب ہے کیا جو حکم خدا وہ لوٹ آئے
دعا کو آپ کے خالق نے مستجاب کیا فلک پہ مہر کو پہر حکم روشتاب کیا	
جو آفتاب پہ حکم خدا ہوا صادر	کیا تب اوس نے ادا حکم خالق قادر
جو وقت عصر برابر تھا ہو گیا ظاہر	یہ کسے نجات کہ اس مژکا بنے ماہر
علی نے کر کے وضو پہ غازی جو ادا بہت خوشی سے وہیں شکر بے نیاز کیا	
سلام پھیرتے ہی شمس ہو گیا غائب	حجاب شام ہوا رخ پہ مہر کے حاجب
یہ ماہ و مہر رضا سے نبی کے ہر طالب	ہے او کا منکر اعجاز خاسر و خائب
نبی کا رتبہ ملک اور عباد کیا سمجھین خدا کے نور کو خاکی نزاو کیا سمجھین	
بیان حق کی خدا دے تو دستگاہ مجھ	طریق حق پہ سدا رکھہ تو رو براہ مجھ
براہ خدا و حق یارب تو رکھہ نگاہ مجھ	شکوہ فلسفین سے تو دے پناہ مجھ
یہہ التجا ہے کہ علام کو تو شادان رکھ طفیل ختم رسالت او سے تو فرحان رکھ	

معجزہ نوح و ابرہ و معجزہ بلران رحمت

چشمہ آب ہے یہ بلوح بیاض تسطیر	دیکھو اسے چشمہ بے آب ہوا مہر منیر
بند پاموج ہوی بحر کو مثل زنجیر	سُکھ یوسف کے گرا چاہ میں ہوا آب اسیر

چھ بچہ صاف بکیرہ ہی تو قلزم ہی غدیر

صوت سر و لب جو ہے یہ میرا خامہ	آب رحمت کا جو منبع ہی سمی یہ نہامہ
تن ہر حرف پہ یا آب دوان ہے جامہ	آبشاروں کا میرے صفحے پہ ہے ہنگامہ

الغرض نامہ سفید اپنا ہی حیون چشمہ نشیر

وصف منظور ہے سر چشمہ دو عالم کا	ذکر ہے معجزہ فخر نبی آدم کا
حوض کوثر پہ اجارہ ہی شہ اعظم کا	ہے لقب ساقی کوثر مگر اوس اکرم کا

سمع سیراب ہو جس سے وہ ہی میری تقریر

اسم احمد ہی نبی کا تو ہیں حرف اوس کے چار	جس سے پائے ہیں وجود آب گل و باد و نار
اولن عناصر سے دو عالم کا ہوا استقرار	فاعل اوس کا ہی خدا فعل کل ہے وہ ہی مدار

حال مستقبل و ماضی کا کروں اب تحریر	
ہجرت سرور عالم کوہ کرتے ہیں بیان واقعی نے بھی نہ اوس بات کو کہا نہیں	ہو قنادہ جو صحابی تھے نہایت دیشان جو نعیم اوس ہی راوی ہی کتابوں میں بیان
اوس بیان کی مجھے اس وقت خدا دے تیسیر	
ہم سفر میں بھی نبی کا رات بستانہ کمر آب نایاب ہوا صورت آب گوہر	ذکر کرتے ہیں کیا جبکہ پیر نے سفر پہنچے اک دشت میں جس جانتا پانی کا اثر
پانی کے واسطے بے آب تھے سب میر و فقیر	
نخل غمخوار ہی امت کے لئے تب وہ شتاب بشر و خوش موئے جاہلین ہو کر بیتاب	جب نہ شاہ نے امت کا وہ احوال خراب دیکھا شہ نے اونہیں مضطرب میں بیان سیلاب
دیکھ کر حال تباہی کا ہوئے شہ دلگیر	
مل سکے تو کہیں ہدم کوئی مشرب لاؤ برکت کے لئے مانگوں میں دعا حب لاؤ	شہ نے فرمایا ملے پانی کہیں اب لاؤ دہنو نہ مشکوں میں ملے جتنا مجھے سب لاؤ
تا اوس پانی میں ہو فضل خدا سے تو فیر	
عرض کرتے تھے کوئی دم میں ہیں ہم سب فانی ایکے پایا کسی مشک میں تہوڑا پانی	ہر بشر پاکے فنا جب قوہ حیوانی دہنو نہ پھر تے تھے مشکوں میں بصد حیرانی

	مشک وہ لیکے گئے پشش شر با تو تیر	
کیون نہ ہو او کی دعا سے برکت پانی کو جبکہ دلوائے کسی ظرف میں اوس پانی کو	شاہ موجود ہیں جب خلق کی جو پانی کو کر چکے دور خلائی کی پریشانی کو	
	شہ نے مات اوسیں کہا اپنا دین بے تاخیر	
بہوش کیا رگی جیون بحر کو ہو رحمت کے بحر کے موجیں تھلنے بنے حیرت کے	یون روان آب تھا اول نگلیوں سے خمرت کے شہ نے دکھلا عا شے تھے وہ سب رت کے	
	شاہ کے دست مبارک کی تھی بیشک تا شیر	
سارے مشکو کو اسی پانی پر کروائیں شتر و اپ مویشی کو ہی سب پلوائیں	بحر حیرت نے کیا حکم کہ سب بیان آئیں جس قدر پانی ہو مطلوب وہ لیکر جائیں	
	پانی لینے میں نہ اس وقت کرو کچھ تقصیر	
اونٹ تھے بارہ ہزار آپکے اوس دم ہمراہ بنکے سیراب رہے سب بطفیل و بچاہ	الغرض تیس ہزار آدمی تھے ہمراہ شاہ اوتھے ہی گھوڑے جلومیں رہے پیش گاہ	
	شاہ خوش ہو کھا داکرتے تھے شکر و تکبیر	
ہر دم نور لیا کرتے ہیں ہر دم تم سے	فیض ہے جن و ملائکہ کو مقدم تم سے	

عرض غلام بیہ ہی ای شہ عالم تم سے التی کیون نہ کر بندہ یہ پیہم تم سے

اپنی الطاف و کرم کی بجھے بخشو جاگیر



نخل گردون صفحہ قرطاسِ فدا نشانِ آج طبع کی تیزی سے برق آئینہ طیارنِ آج
خوش بیانی سے زبانِ میری گہرِ نیرانِ آج رشک سے جسکے ملک پر چشمِ تزیانِ آج

اور بار آفری بادیدہ گریان ہے آج

اب بھٹ کے ستایش میں زبانِ سیراب ہی کشت امیدِ محبانِ نیر اور شعلاب ہی
دیکھ کر چشمِ نبی کو بحرِ مینِ گرداب ہی حاسدوں کے اشکِ حشر چہاں سیلاب ہی

منکر و نکل باغِ دلِ طغیان سے بریں آج

بیہقی راوی ہے جسکا او کو حاکم نے کہا اور قتل ہے اوسیکا بو نعیم باصفا

یہ کہتے تھے بیان فاروق جبکو بر ملا	حق و باطل میں کہہ جکا فرق کرنا کام تھا
واقف اونکے فضل کا عالم میں ہر انسان ہی آج	
شام کے جانب بہت بے آب تھا جو اک مقام	تھا وہ صحرائی لقا و دقا و زبوا و کما تھا نام
تھے فروکش دفرہ اصحاب و خیر الا نام	تشنگی سے ہاں بے آب تھے سب لا کلام
سنکے ذکر تشنگی جو بے آب بل لڑان آج	
کہتے تھے اونکو نکو خرا و دم صحابہ عجیب	پانی پیتے تھے شکنجے کا بوجہ اضطراب
چاہ میں پانی کے کب پایا او نہون بجز سراب	مونسان با صفا صابر تھے با حل خراب
جکار و شن خلق میں خج شیدا یا مان ہر آج	
ابروا لے ہی بے آبی سے تب جھلا گئے	دیکھ کر صدیق اکبر اونکے تین گہرا گئے
صورت گل تشنگی سے خود بھی کھلا گئے	پرہیز شاہ دو عالم شتابی آگئے
بولے یا شہ تشنگی سے خلق سب بیجا ہی آج	
ہے دعائیں آپکے ہر دم اجابت یا بنی	خلق ہے بے آب تم ہوا بر حمت یا بنی
اب دعا سے دور کرو ہم سے زحمت یا بنی	خوبیوں و کھلائے ہو کر ب عزت یا بنی

	ہوں دعا سے آپ کے سیراب تو جہاں ہے آج	
بحر قدرت میں تیرے گنبد کردوں جناب کیون نہ ہو تیری دعا اگے خدا کے متوجہ		تو حبیب خاص تھا تو شرعی عالمی جناب تیرے دلخیز کے دکان سے ہر بنا جو رہا
	ہر تو رخ سے تیرے خوشید ہی مایاں ہی آج	
عرض یوں کرنے لگا اہی خالق ارض و سما ابر کو فرمان ہوتا سیراب کر دے یا خدا		سننے ہی اس بات کہ نہ اوٹھا و دعا میری امت تشنگی کا رنج ہستی ہے برا
	حکم سے تیرے میری امت یہاں ہے آج	
حکم خلاق جہاں کا ابر چسپاں اور ہوا پانی وہ برساکہ سارا وشت دیا بنگیا		تھے دعائیں ہی جناب شافع ہر دوسرا دیر کیا تھی ابر چاروں سمت اگے لگا
	خلق کہتے تھے یہ ابر فضل کا باران تھا آج	
اسی جیت سے دعائی مشہ کے خوش اصحاب تھے سارے مشکین اور غریب کا روان بہ آب تھے		باش باران سے اہل قافلہ سیراب تھے سیر پانی سے تھے جو پشتر بے آب تھے
	شوہر تھا سب طاہرون میں تیرے بستان ہے آج	

ابر باران تھا محیط کاروان مصطفیٰ	ہو گئے سیراب جس سے ہر مان مصطفیٰ
بنگے شب کر فیض زبان مصطفیٰ	خلق پر ظاہر ہوا معجز بیان مصطفیٰ

کہتے تھے بے حکم شہ بارش ہو کیا اسکا ہوا

ابرتے جب حکم پائیم دوسرے تھا دوان	ایک قطرہ بھی نہ برسایا سو کا دوان
بے خبر تھے ابر کے آنے سے اویجا بھان	ابر جرتے کیا تھا سحرہ شہ کا عیان

اوس زبان شاہ پر علام دل قمران آج

—————

مجزہ شوق القمر و الشمس

ہی برق طبع کو گردون پر آج جولانی
بہل آئینہ خورشید کو ہے حیرانی
ہوی ہی صاف شب فکر جس سے نورانی
قرہ آگے سرے محو چرخ گردانی

دل سپہر شادون سے میرے شوق ہو جا
یہ میرا رنگ بیان دیکھ رنگ فق ہو جا
میرے شوق ہو جا

میرے شوق ہو جا
فروغ کون مکان اور دجھان کا نبی
قر کے شکل سے روشن ہے اوکلی شوق
ہے جس کا نام مقدس محمد عربی

اوی کے حکم سے بس گردون فلک خم ہے
اوی کے حکم پر گرکوش میں ماہ پیہم ہے

نور شمس و قمر ہے وہ معدن انوار
تجلی رخ انور سے منفعل ہے نار
وہ نور چرخ و ضیا بخش ثابت و سیار
بجو م صورت اس پند ہو رہے ہیں نار

وہ ہسری کے اگر زعم سے مخاطب ہو
گرے فلک سے قمر شکل نچر ثاقب ہو

اوی کے نور سے روشن ہر اک شہستان
اوی کے نور سے گردون پوہر خشتان
اوی کے نور سے ہرزل میں نور ایمان ہے
اوی کے نور سے پر نور ماہ تابان ہے

اوی کے نور سے عرش بین منور ہے
اوی کے نور سے گل و گلستان معطر ہے

محب نہیں کہ قلم شکل شمع روشن ہو
بیان نور غنی سنکے مس رہشن ہو

خیال چشم منور سے دمع روشن ہو | جس انجن مین کروذ کر حج روشن ہو

ہوے نور پیمبر نہیں فرسوخ کبھی
نہ سمجھینگے اسے روشندلان دروغ کبھی

قدم سے اوسکے مشرف جو بن گئی ہو خاک | کر ٹیگر رشک نہ کیونکر زمین سے افلاک
جو مہر ہو و مقابل تو ہو گہن سے ہلاک | قمر بھی چون گل مہتاب ہو گریبا چاک

جوشع طور شرارہ ہے اوسکے گلخن کا
چراغ وادی امین ہے سرو گلشن کا

قیامت آج بپا میں سخن میں کرتا ہوں | میں جمع سحر کو چاہ دہن میں کرتا ہوں
ہر ایک غنچہ کو گل اب چمن میں کرتا ہوں | میں رخنہ سیدہ درعدن میں کرتا ہوں

یہ معجزہ سراطبی ہے دیکھ لے جو سپہر
رکھیکا سر خط فرمان پمشل ماہ و جہر

اگر ہو کوئی ابو جہل سباجات سے | ہمارے کوئی منکر اگر حماقت سے
بھٹک چلے کوئی گمراہ ہدایت سے | دلیل فلسفی لائے کوئی سفاہت سے

ابھی کروں اوسے قایل جھکا ہر دون گردن
مگون رہے سر سرکش مثال چرخ کہن

بیان کیا جو علی نے حدیث بالتحقیق | اوسی حدیث کی ابن عمر نے کی تصدیق
انس نے کی ہے روایت او کبصد قیق | اوسیکی پر بن مسعود پاچکا توفیق

	جیسر اور حذیفہ اور ابن عسمر رسول اور ایک جج کثیر صحابہ مقبول	
بیان کیا ہے اونھوں نے رسول پر وہ جو حج سے لوٹ کے انھیں سو مقام مناد وہ شب تھی بدر کی تھا پر فضا بہت صفا		ہوئے مقیم وہاں با صحابہ کبرے
	اوس انجمن میں تھے اصحاب گرد اوس شہ کے ہجوم انجم و اختر تھا گرد اوس مہ کے	
ولید اور ابو جہل اور بن وایل یہ ایک اکے وہ کفار سب ہو سایل	اور ابن حارث اوسو دھبی انہیں تھے مثال جناب سرور اطہر سے یوں ہو سایل	
	تو گرنی ہے ہمارا سوال کر پورا دکھا کے معجزہ اپنا کمال کر پورا	
یہودی ایک تھا اون کا فروغا ہو رہا بنی سے کچھ بوسا سوال شق قمر	کہا چلے نہ کبھو سحر ارج گردون پر کہ معجزے سے تو اس چاند کو دو کرے کر	
	اداسوال جو ہو گا تو لائینگے ایمان کرینگے ترک بتوں کو ہم اپنی سب آن	
دگر نہ تجھ کو ابھی ہم ہلاک کرتے ہیں تیرے رفیقوں کو اندوہناک کرتے ہیں	تیرا شکم اسی خنجر سے چاک کرتے ہیں بتوں کے واسطے تجھ سے تپاک کرتے ہیں	
	ہزار سحر ہو اوس کا عمل زمین پر ہے	

	اثر نہ اوسکا کبھی اس مہم بین پر ہے	
نبی جو منتظر حکم رب اکبر تھے پھر اپنے عزم سے سرعت میں سارا کفر تھے	صحابہ فکر میں اس واقعہ سے اکثر تھے اور اقر بائے نبی ترسناک کیسر تھے	
	نزل وحی کے آثار ہو گئے ظاہر پیام لیکے ہوئے جبریل وان حاضر	
بہت ادب سے بجالائے شاہ کو تسلیم سزای رتبہ سرور او ہونے کی تعظیم	کہا ہوا ہون میں حاضر بکرم ذات قدیم کہا ہی حق نے صلوة و سلام بات کریم	
	کہا کہ حجت پیغمبری صفا کر دو ان اشقیاء کا سوال آج تم ادا کر دو	
تھارے واسطے افلاک کو کیا پیدا اس آب و باد اور اس خاک کو کیا پیدا	شر سے آتش پیاک کو کیا پیدا اونہیں سے غل و گل و تاک کو کیا پیدا	
	یہ ماہ و مہر تھلائے میں حکم کے منقاد سہنگے کون و مکان کیوں نہ تابع ارشاد	
جو حکم دو تو فلک پر یہ ماہ فشق ہو جا کہ جس سے رنگ رخ کا فزان بھی فقی ہو جا	دکھائے اونہیں اعجاز تا قلق ہو جا ہو جسکا جو ہر قابل وہ سو حق ہو جا	
	تھارے پلہ پر حق ہو تو کیا تامل ہو جو چاہے حق تو ابھی خار صورت گل ہو	

ہوے جو وحی سے فلخ اور تہا سرگزشت	کہا نبی نے وہیں کافروں کے خطاب
دو ٹکڑے ہو ابھی گر حکم سے سر ہٹا	تو کہا کرو گے سرے دین کو تم بدل ایجاب
کہا لاؤ نہون بجان یہ قبول ہو کو ہر	دکھا دے معجزہ شق قمر کا جلد تم اب
وہاں اشارہ نبی نے کیا بحکم خدا	فقط تھی دیر پستار کی مہ دو ٹکڑی ہوا
ابو قیس یہ پاک پارہ اوسکا آگے گرا	بھی قیقان پہ گر اٹھا دوسرا اوسکا
کہا نبی نے جسے دیکھا یہ ہو مطلوب	وہ تاک تاک شق قمر کو دیکھنے خوب
یہ دیکھہ معجزہ سب بیچو اس تھے کفار	زبان کو اوسکے نہ باقی تھی طاقت گزار
کیا یہودی نے اوس معجزے کا تہ قرار	نبی پہ لاکے وہ ایمان بنگیپا دیندار
اوچھل کے بولا ابو جہل یہ بھی جادو تھا	نہ کیوں کہیگا یہ وہ ایک مرد بد خو تھا
دو ٹکڑے چاند کے جا کر ہو فلک ہم	ہوے بصورت جزا دو پیکر ہمدم
ردان بجا لت اصلی قمر ہوا ۲۴ ہم	اشارہ تھا یہ قدرت کا وہ خلک قمر
دل و زبان سے جو منکر تھا اوسکا کا فر تھا	چھپا نہیں تھا کچھ یہ حال سب نظام تھا
مذرا در خرد مند نہ مرہ اشرار	یہ بولے ہو نہ جابر ابھی سے ہوا انعام

معاہدہ کے خلاف اب نہ تم کرو اصرار	جو دیکھا اکٹھوں سے اس بات میں سچ کیا
چلو کہ اور بھی دریافت کر کے آئینگے تو صدق و کذب کو اس معجز کے پائینگے	
یہ سچا تھا کو ابو کبشہ نے یہ سحر کیا کہ اوسکے سحر کو ہی تنے معجزہ جانا	یہ سحر کے بولا ابو جہل آہ واویلا جو تم سے لوگوں کو پھر اوسنے اپنی دم میں لیا
قسم میں کرتا ہوں بت کی نہیں وہ پیغمبر یقین جانو میں کہتا ہوں ہے وہ جادو گر	
وہاں سے شرمزدہ کفر بد سیر نکلا نہیں تھی کہ جسے گہرا اپنے لوت کر نکلا	بنی سے ہو کے پشیمان ہر بشر نکلا جسے ضرورت تھی تحقیق در بدر نکلا
جو دور دور سے ملے میں قافلے آئے تو مشرکین عرب اون سے پوچھ لے آئے	
وہ کہتے تھے کہ شب بدر ہم تھے بزمِ راہ یہہ قافلے میں نہیں کوئی جو نہیں آگاہ	دو ٹکڑے چاند ہوا دیکھا ہنسنے تھا واقعہ یہہ کاروان بھی ہمارا ہوا اس سخن پر گواہ
اسی طرح سے مسافر بیان کرتے تھے اسی کو غائب و حاضر بیان کرتے تھے	
اوپرین دنوں میں بنا تھا قریش کا سردار اسی لئے تھا نبوت سے اونکے اوسکو عار	ہوا تھا کلمے میں ابو جہل افسرِ اشرار جو ابنِ اخ تھے ابو جہل کے شہ ابرار

زیادہ سب سے بنی کا عدور مابنکر ہمیشہ شاہ سے وہ زشت خور مابنکر	
دکھاتے معجزے اکثر تھے پرتھا قایل بنی سے معرکہ بدر میں ہوا حایل	کلام حق پہ وہ ہرگز نہیں ہوا میل مواوہ حربہ دین میں سے ہو گھایل
سنا جو شاہ نے حال اوسکے زشت قسمت کا کہا وہیں کہ یہ فرعون تھا اس امت کا	
اونہیں دنوں میں یسار میں تھا کیا جا عرب جہازوں پہ آتے تھے کر کے غزم اوس جا	وہ دین رکھتا تھا آگے سے بت پرستوں کا ذریعہ اونکی تجارت کا اسجگہ پر تھا
کیا عرب نے جو شق القمر کا حال بیان تو کافروں پہ ہوا شاہ کا کمال عیان	
یہ رفتہ رفتہ خبر پہنچی جبکہ راجا کو بتھا کے سامنے اوس نے عرب کے سکنا کو	وہیں بلایا سبھی تاجران بطحا کو کیا جو جمع سبھی شہر کے رعایا کو
عرب سے شق قمر کا سوال کرنے لگا صدف کو سمع کے دبیر بیان بھرنے لگا	
بیان معجزہ شاہ سن چکا جو تمام قمر اپنی پوتی کو کھو لو کہ مجھ کو اوس سے کام	بلا کے اوسنے پنجم سے یہ کیا ہر کلام قمر ہوا تھا دو تکتے کبھی کروا اعلام
فلک پہ حکم بشر چل سکے نہیں ممکن	

ر
یا
بنا
بلا
L
شہ
۱۰
دار
عار

ہو صدق و کذب عیاں اور سکا مجھ پہ آجک دن	
تلاش کرنے لگے روز نامہ تنجیم	نکالی صاف وہ تاریخ دہنہ تر کویم
کہ جس میں شوق قمر کا بیان تھا ترقیم	مگر کیسے نہ اس کی سبب کی تفہیم
وہ بولے شوق قمر کا بیان پھر اہل نجوم	
کہ جس سے کستی معجزہ ہوئی علوم	
چڑھا عروج ہدایت پہ اختر راجا	بستل گل تھا کھدایت خوشتر راجا
بسان خضر بنایت رہبر راجا	دلیل راہ ہوا صاف دفتر راجا
سعید جوازی ہو سعادت اس کو ہر	
نصیب کے ہو ایمان ہدایت اس کو ہی	
کہا یہ راجہ تے تبالا الہ الا اللہ	بنی ہے رست محمد رسول عالمیہ
میں دل سے لایا ہوا ایمان خدا ہے میرا گواہ	کرے بدستشیت وہ جو ہو رہے گمراہ
یہہ لکھے ہو گیا اسلام سے مشرف وہ	
بنی کے پاس تھا اکرام سے مشرف وہ	
پڑھی ہو جس نے طیبہ کی کہو تاریخ	جو اس دیار میں مشہرہ کو کو تاریخ
دلون میں کرتی ہے ایمان کا نمونہ تاریخ	نہ کیوں بنائیں گی بد خو کو نیک و تاریخ
جو دیکھے اس کو کرے اس کلام کی تصدیق	
یہ معجزہ وہی ملے کہ جس کو ہو توفیق	

سرایای رسول انامد

گردون پہ میرا اختر فکر رسای آج
ظلمت کا رنگ پیش نظر مٹ گیا ہی آج
دلین مرے بھرا ہوا نور ضیاء ہی آج
دفر خدائ کا مرے آگے کھلا ہی آج

پروین خوشہ چین مرے خرمن کا بنگیا
خورشید صاف گل مرے گلخن کا بنگیا

موسیٰ ہن غش میں آج تجلی طور ہے
خورشید چرخ طالب نور حضور ہے
عیسیٰ کو شوق دید میں ہر دم سرور ہے
عالم تمام مطلع اشراق و نور ہے

نور محمدی ہوا عالم میں جلوہ گر
کوئین جسکے جلوے کے رہتے تھے منظر

آدم کو انتظار تھا جسکے ظہور کا
رتبہ تھا جسکے آگے سلیمان کو مور کا
دہوکا ہوا کلیم کو جس شمع طور کا
وہ نور عین عرش کا ہے اور حور کا

آخر سب انبیاء کے اگرچہ ظہور ہے
ظاہر ہوا جو پہلے محمد کا نور ہے

ہو سب سے پہلے اے نبی آخر الزمان
جلوہ تمہارا اول و آخر میں ہے عیان

تم آفتاب برج نبوت ہو بے گمان تم منظر اتم ہو کروں اور کہا بیان

نورِ جبین سے کیوں نہ متے رنگ کفر کا
وہ مستقلہ ہی جس سے کتے رنگ کفر کا

میرے سوا ہی عکس نبی کون اب اوتھا
جب قوتِ مصورہ میرا وہ دیکھ پاے
اور دیکھے آئینے کو مصفا بنا کے لاے
ہزار کیوں نہ میرے مرقع رشک کھاے

تصویر جو کھنچی ہے مرقع میں علم کے
مرآتِ دل پہ عکس نہ کیوں اُٹکا لیجئے

وحدت کے عکس سے ہوا کثرت کا سب ظہور
حیرت کا آئینہ ہے نبی صاف چشم حور
خاکا اوتھا تو بنگیا انگارہ اوسکا نور
حسرت کا دم بہر گمان کیوں اوسکے اگے طور

دم بھر اگر تجلی کا منظر بنے سپہر
مانند طور سرمہ کرے چشمِ ماہ و مہر

ہی غم بیہ کہ وصفِ قد و لربا کروں
نکہوں الف جو اوس کو قیامت بپا کروں
میں اپنی رستی کا نہ کیوں دم بھرا کروں
آزاد سرو قد دن کو ہر دم کیا کروں

شمشادِ پا بگل ہے خجالت سے باغین
منسوبِ طول قد ہی حماقت سے باغین

آزاد شکل سرو ہی میرے خیال سے	بالا ہی وصف قد نبی قیل و قال سے
تشبیہ او سکی کیسی ہو نخل و نہال سے	شمشاد کو سون دور ہی اوسکے مثال سے
کیون مدح قامت آرزو ان شایقون کی ہی	آہو کے شاخ پر تو برات عاشقین کی ہی
مہر چند لعل و زر سے مرصع رہے کلاہ	دستار سے نہ تو پرے اک تار تاجِ مشاہ
یاس نے ضیا کے ہی اوسکے یہ رو سیاہ	جو ہر جواہر دن کا عرض ہی کہ خاکِ راہ
سر پہنچ کھائے بوتہ میں زرتار کا ابھی	کھلی بے قلعی سلمہ و مقیش کی سبھی
دو چار خود سروں کے سرو اوس دم اوتا رہے	یکسر جو سر کو خود سے وہ شہ سنوارے
پھر کون ہفت ہشت سے میدان مارے	مشدر ہو چرخ باگ جو وہ شہ ملو مارے
یکے کہے کہ ہو غضب کی نظر سے جواو سکو شاہ	اور دہاے ترک چرخ کے سر سے وہیں کلاہ
سرتاج انبیاء سلف افسر سران	سرو فترِ انزل ہی تو اے سرورِ زمان
بآرا میں تجھے ہی خم فرق فرق قدان	ہی آگے سرنگون ترے سر کا سر کشان
بحرِ احد میں سر ترا دیرِ یتیم ہے	

	منظم احد سے درج ہے احمد کا میم ہے	
ہر دم نثار کرتے ہیں ہر فرق پاک پر بہر نثار مات میں انجم کے لے گھر		اوس کو ناز سر چرخ ہے مگر اوس سر پہ چرخ زن ہی فلک سے سر بسر
	یہ سر وہ سر ہے جس نے عیان ستر حق کیا ایما، ابروان نے سر ماہ شق کیا	
ہے خیرہ دیکھہ اوس کو مہر کی نظر حق وہ ہے نورِ خالق اکبر کہوں اگر		روشن جبین پاک سے ہی چرخ پر قمر برج شرف کا مہر کہوں اوس کو یا سحر
	جلوہ ہے نورِ حق کا نبی کے ظہور سے عالمِ تام بھر گیا ایمان کے نور سے	
ابرو ہے خطِ بطلہ مکشیدہ چین وہ گوش حقِ نبوش نبی کے ہیں سامعین		اوس روئے معصی کا سر نامہ ہی جبین ناظر ہیں مردِ مک پے حفظِ حقوقِ دین
	منظور جس کو مس ہو یہ اوس کو جس نے ماتون کو جان دیو کے وضو کر کے آئے	
اس ناز کو مناسبت اوس نورِ دین کیا خادم کو ہمہ سہی ہوشہ مرسلین سے کیا		تشبیہ مہرِ چرخ کو لوحِ جبین سے کیا روشن نہیں ہی وہ ترے نقشِ گہن سے کیا

	ہم رنگ تیرے رخ کا ہو خور کیا مجال ہے ذرہ اوس آفتاب کا ہونا محال ہے	
تا ضو میں صرف نچو ہوں طرز بہین سے اب لے لون میں باج چشم غزالان چہین اب		روشن سبتی رہے میرا عین البقین اب ہو صا چشم شعر پہ گر حور عین سے اب
	گر چشم لطف سے نظر التفات ہو ہر فرد امت آپکا عین القضاات ہو	
کہا آبرو ہو او سکی وہ بے آب جب رہے ہر نبی نہ ہو تو اسیر غضب رہے		ہمچشم چشم چشمہ خورشید کب رہے چشم نبی کے رشک سے بس ناب رہے
	ہی نور چشم شمس و قمر چشم پاک سے پر چشم پاک کو نہیں نسبت ہی خاک سے	
ابرو کو تیغ و صارم بوشتر کہا تو کیا بینی کو موج و نخل صنوبر کہا تو کیا		مژگان کو مین نے ناوک و خنجر کہا تو کیا چشمین کو ہر چشمہ کو شتر کہا تو کیا
	ان استعاروں سے کہیں تشبیہ ہوتی ہی موقع یہ ہو نہ بات تو تنبیہ ہوتی ہے	
قد شاخ گل تو بینی ہی شب بو کی اک کلی		وصف دہن میں لبہ مصری کی ہی قلی

خوشبو شام جان ہو ہوا او سپہ جب چلی | ہنی وہ ہوا سموم گراوس گل کی بونہاں

بنی نہیں ہے روی منور کے سامنے

طوبی بیبا ہے چشمہ کوثر کے سامنے

انگشت مبنی ہے تو دو رخ ماہ پارکین | اعجاز ہے خدا کا یہ او سکے اشارکین

یا شمع طور کے یہ دو رخ دو شہر اکین | یا اوج ابہت کے یہ روشن ستارکین

آتش کو رخ سے دیتے ہیں بہت جہانیں سب

پر نور کی ہونا سے نسبت بہت عجب

دل کا کھلے شگوفہ تو کچھ بن کیگی بات | غنجہ کہوں دہن کو لبون کو کہوں نبات

تنگ شکر کی تیرے دہن پر ہو ہی بات | منہ کہوں لوح پاک میں کہا میری کائنات

محبوب تجہا خلق میں شیریں دہن نہیں

گلشن میں کوئی طوطی ہی شکر شکن نہیں

مرجان کہوں عقیق کہوں لعل لب کہوں | جو کچھ سنا سوا او سکوں لب لب کہوں

اوس لب کی ہی کلام خدا کو طلب کہوں | نسبت لبون کو سنگ سے دیا عجیب کہوں

عسی ہوزندہ دل جو ترا لب ذرا ہے

میرے لئے ہی امی مگر صاحب بھلا ہے

مخروج اوسکے سینے کو نشتر سے مین کروں ہمسرخرف کو حیف کہ جو ہر سے مین کروں	دندان کا استعارہ جو گوہر مین کروں ہم رنگ تیرے داتون کو اختر سے مین کروں
	موتی کا سینہ پاک ہی الماس کہانے سے پر آب ہی ترے لئے آنسو بہانے سے
دندانہ دانت کیون نہ ہو یسین کے سین کا پروین لقب ہی اوسکے مگر خوش چین کا	یسین لقب ہو جبکہ شہر سلین کا دندان پہ دانت اوسکے ہے ہر مجہبین کا
	وارون مین سلنگ اگر کہکشان رہے نیسان بھی صدقے پودہ اگر دُرفشان رہے
اور خط سبز چون خضر خوش صفات ہے مل زندہ اوسکے چاہ میں ہیں تون بات ہے	چاہِ ذقن تو چشمہ آبِ حیات ہے اوس چاہ جو دور ہو اوس کو معات ہے
	ظلمات ریش پاک کو کہنا سزا نہیں بولوں سوا چشم اوسے کب بجا نہیں
یا ریش ہے ہلال قورخ مہر کے غلط ہر شعر مع ریح تو تفسیر ہے غلط	عارض سکندر اچکا اور خضر سبز خط قرأت مین سورہ نور کا کرتا ہوں غلط
	رخ مصحفی ہے ریش حروف سیاہ ہیں

	حق کا کلام ریش و رخ دین پناہ ہیں	
جب ماتون مات دین مجھے تائید لا جواب		امی سید رسل ید اقدس تیرے شتاب لکھن وہ دست بستہ مضامین دستیاب
	و ادست دست حق کہ بداری بکار دست وارد و گر نہ بہتر ازین پشت خار دست	
بیعت میں جلتے ہیں یاد اللہ تیرا مات یکدست تیرے مات ہے تقدیر کائنات		کیون کر بشر کائنات ہو یہ دست خوش صفا و اللہ عیان ہے صاف سر دست اسم ذات
	اسان ہے کیا مصافحہ روح الامین کو بیعت کا شوق دل سے ہی جب مرسلین کو	
پہنچے سے جان بچا ناہمی مر جان کو اب مجال چاہے جو دست بوس خا ہو کے پایا ل		ہی سوز ناز رشک سے جگر چنار لال گل رنگ مات تیرے تو ناخن ہیں جوین ہلال
	گو یا شفق سے صاف نمود ہلال ہے پر ماتاب کب ترے نک کے مثال ہے	
انوار حق کا گنج وہ سینہ ہی خوش نہاد صدر کا درس دے مجھے اے میرا استاد		مضمون شمس بازغہ میں نے کیا ہے یاد تا سورہ شرح صدر کا پڑھنے سے دل ہواد

	<p>ہے سینہ یا خزینہ اسرار حق ہے وہ روشن ہی صاف مطلع انوار حق ہے وہ</p>	
<p>کیا آپکو وثیقہ ہے منجانبِ صمد آنکھیں چرا سپین جنے سوا و سکو ہوار مد</p>		<p>وہ مہرِ شیت پر جو نبوت کی ہے سند اوس مہرِ پاک سے رہا کفار کو حد</p>
	<p>آگے خدا کے خط وہ ضمانت کا ہلکو بس محض وہ عاصیوں کے شفاعت کا ہلکو بس</p>	
<p>اتوار کبریا کا دہرا اوس میں ڈھیر ہے ہر کلب تیرے کوچیکا مانند شیر ہے</p>		<p>ہر دم شکم غداے قناعت سے سیر ہے کب پیروی کے واسطے امت کو دیر ہے</p>
	<p>تھا خوف کچھ بھی گر سنگی سے نہ پیاس سے ہر دم لگائے رہتے تھے لو رب ناس سے</p>	
<p>موجود ہی کمر تری اے قبلہ زمین جیسی کمر لطیف ہی ویسا ہی ہے وہ تن</p>		<p>نافِ زمین ہے کعبہ کمر ہے میان تن خیر الامور اوس تھا کا ہی بھیہ وطن</p>
	<p>ایسی کمر کو بوسے گل تر کہوں بجبا یا تن کے آئینے کا ہے جو ہر کہوں بجبا</p>	
<p>کہلاؤں تانہ موئے دماغ سخنوران</p>		<p>نسبت کمر کی بال سے ہوگی وبالِ جان</p>

موت ہے ستر و فی وہ پیری روح اور روان	جو ہے بسان رشتہ جان نازک و نہان
یہ منظر قدم کی کمر ہے عدم نہیں	عقدا کا اس کمر سے تقابل بہم نہیں
تیرے قدم کے فیض سے عالم ہے پایدار	عرش برین کا پایہ ہی جس پاسے استوار
چشم فلک کا ہر مہ ہی جس پاؤں کا غبار	کیونکر لال ہو دے نہ تیرا کار
سعدین کا قرآن ہی ترے ساعدین سے	تیرے قدم تھے راہِ خدا میں نہ چین سے
رفتار تیری کبک دری دیکھ بھولا چال	تجسس ہوا ہو پیش ہوسا دسکی ہی محال
ہو تجھے ہم قدم جو مہر ہو زوال	چھوڑا لگا کج روی کو تیرے آگے بھصال
ہی کون آگے تیرے اے نورِ خدا چلے	بس ہم قدم فقط تیرے حکمِ خدا چلے
اسرار کشف ہوں جو سچین چار آئینہ	کس منہ پہ ہوگا آپ سے دو چار آئینہ
پارہ ہوا اضطراب سے ہر بار آئینہ	ہوگا صفا رخ سے دل افکار آئینہ
آئینہ دار کیون نہ کند رہا ہے	جمشید جامِ ناتھ میں لیکر کھڑا رہے

گر بہ تمہارے رعب سے شیرِ ثریان بنے	آگے تمہارے مورچہ پیل دمان بنے
رستم ہو زال زال زن ناتوان بنے	اسفندیار روئین تن آب روان بنے

سنگین دلون کا رعب سے بس زہر آب ہو
جو اُسے نخلِ لطف میں وہ بہرہ یاب ہو

شہ کے قدم پہ آنکھوں کو اپنے ملا کروں	علامہ جانِ دل کو میں اونسیرِ فدا کروں
پاؤں جو میں قدم کو تو بوسے لیا کروں	خاکِ قدم کو آنکھوں کا سرمہ کہا کروں

دنیا میں لطفِ شاہ سے حاصل مراد ہو
محشر میں اونکے قرب سے دل میرا شاد ہو

یہ مگر



شفاعت کا مکمل

دل چاہتا ہی تو کون بان کو علم کروں	اور کلک دو زبان کو بھی تیغ دو دم کروں
شاہنشاہ زمان کا بیان چشم کروں	ہر حرف سے میں حشر بپا یک نظر کروں

جب ہو لو اسے حمد سپر کے مات میں
پھر کیوں نہ فتح باب شفاعت ہو بت میں

نامے میں میرے ثبت حرف بیاہ میں	مذکر معصیت ہے برنگ گناہ میں
یا عاصیوں کے دل کے یہ سب دوداہ میں	ذکر سوادِ عظم امت پناہ میں

مت چائیں کیوں نہ امیرِ عالم کے سامنے
کیا مال میں یہ اوٹے مکارم کے سامنے

گر کوہی گناہ تو آگے ہی تیرے کاہ	امت کے عاصیوں کا تو ماواہی اور پناہ
محشر میں عاصیوں کے لئے ہی تو خضر راہ	خالق کے آگے تجھ کو ہی حاصل ہی غرور جاہ

مقدور کس کو ہے کہ شفاعت کا دم بھرے
وہ کون ہی ہمارے حمایت کا دم بھرے

محشر میں ہو گا جب نبی آدم کا اثر دھام	اور جلوہ گر جلال سے ہو خالقِ انام
تھر آن خوف خالقِ اکبر سے خاص عام	خواندگانِ بشر سے تیرے تو مثل کے لاکھ نام

	دوستدینکے پہلے آدم ذی احترام کو پاؤں کے اضطراب میں اوس نیک نام کو	
ہم بے حواس قبر خدا سے ہیں ہر لبر تو اول لبشر ہے تو ہی خلق کا پدر		یہہ التجا کر نیگے وہیں ای ابو لبشر پیش خدا ہماری شفاعت تو چلے کر
	ہم کو ترے سوا کہیں چارہ نہیں ہے اب تیرے سوا کے کوئی سہارا نہیں ہے اب	
ہو لینگے اضطراب سے ہی دل پہ میرے بار گندم کو کہا کے حق کا بنا ہوں گناہگار		آدم یہ بات سنتے ہی گریان ہو زار زار پر کیا کروں کہ کام سے اپنے ہون شرمسار
	طاقت نہیں ہے آگے خدا کے میں جا سکوں قہر غضب سے رب کے میں تھو جا سکوں	
ہم دم رہینگے رنج سے حرمان ویاس سے محو تلاش پھرتے رہینگے ہراس سے		جاوینگے سوے نوح لبشر او کے پاس سے تائید کی امید پہ اوس حق شناس سے
	ہوگی تسلی پائینگے جو وقت نوح کو ہوگا سرور سار خلائق کے روح کو	
پاتے نہیں ہیں ہم کوئی یان اپکا بیل بے بہرہ ہم کو رکھنا تعجب کا ہے محل		سب یہ کہنے لگے اونسے ہوتے سب میں مثل ایسے ابو لبشر سے ہم آئے ہیں یا نخل
	آگے خدا کے چلے شفاعت کے واسطے رنج قدم کو کیجے اعانت کے واسطے	

اوتس نوح دینکے فخر نشو کہ کے یاد	اوصف کفر کہا جو کفران سے اتحاد
امت کو بد دعا سے ہی کی اونسنے نامراد	بیسکے انفعال سے اوسدم وہ خوش نباد
اگے خدا کے جائے کہا یا گناہ ہکار کس طرح سے ہوا و سکو شفاعت کا اختیار	
بھران سے لوگ سوئے خلیل خدا چلین	گلزار پر بصورت باد صبا چلین
ہمان کے طرح جانب ہمان سرا چلین	پھر بتجربہ من اونکے بسر و رضا چلین
پائیک دہوند دمانت کے ہمان نواز کو تھرا یگی شفیع اوسی سر فراز کو	
بویگی خلق سہل ہے دشوار آپکو	آتش دہکتی ہو گئی گلزار آپ کو
خلق خدا سمجھتی ہے سردار آپکو	شہر اچکی ہے آج مدوگار آپ کو
یہ عرض ہی کہ آج مدو کیجیو ہمیں تہر و غضب سے رب کے بچا لیجیو ہمیں	
غرق عرق خلیل ہوں سنکے یہ کلام	دل کو جلا کے سوزند امت سے وہ ہام
بولینگے ہتم ہوں نہیں ہی یہ میرا کام	دو فقر میں کا زبوت کے ہو دوج میرا نام
کس منہ سے رب کے سامنے میں عرض کسکون بہتر یہی ہے اپنا سامنے لیکے چپ رہوں	
یہ سنکے نامید چلینگے سبھی بشر	
پائین کلیم کو تو کہیں مات چوم کر	موسی کے حق جو میں بہت ہو کے وردہ
اسوقت التجا یہ ہماری خوش بسر	

رب
اپبار
بگدا
داس
س

	<p>عزوم دوا دنگ تیرے پاس ہے مین اور یاسے خوف اپنے دلان مین سکا مین</p>	
<p>سب انبیاء مین تم تو ترے نیک نام ہو اولاد اسرئیل کے تم ہی امام ہو</p>		<p>ذی رتبت تم ہو رب سے سدا بہ کلام ہو تم صاحب کتاب ہو ذی حسترام ہو</p>
	<p>تم اوج افتخار کے ماہ منیر ہو ہم بکیوں کے واسطے تم دستگیر ہو</p>	
<p>بوسینے صاحب جو کہ مین ہوں مجرم قدیم میں قابل قصاص ہوں بخشہ مجھے کریم</p>		<p>شکر ستائش اپنی بہتہ روینے کلیم قاتل ہوں ایک بند کا اوسکا ہی مجھ کو کیم</p>
	<p>نا دم ہوں منفضل ہوں بہت شرمسار ہوں درگاہ حق سے عفو کا اسید وار ہوں</p>	
<p>کیا عذر اپنے جرم کا اوس کو تباہ مین اسکان نہیں ہی یہ کہ زبان کو ہلاؤ نہیں</p>		<p>کس طرح آگے خالق اکبر کے جاؤن مین مجرم ہوں مجرموں کو بھلا کیا بچاؤن مین</p>
	<p>روح قدس سیج سے اوس پاس جائیو آگے خدا کے تم اوسے شافع بنائیو</p>	
<p>تالاش مین سیج کے نخلینکے دور دور بوسینے مر جا بک یاسید الغیور</p>		<p>موسلی کے جب کلام ہو گا ادب مین سرور دکھلائی دیگا دور سے جب ونگے رخ کا نور</p>
	<p>اوس شمع رخ پہ جا کو پتنگا کرینگے وہ قدموں پہ اونکے اپنے سروں کو دہریں گے وہ</p>	

پوچھنے کے سبب سبب اضطراب کا ظاہر کرنے کے حال دل بیکار کا	بتلانے کے وہ بیچ و تعلق جان دار کا بجروح صیب ہوگا ہر اک دلہنگار کا
بوسینے تم رسول ہو اما داب کرو اس وقت کبریا سے شفاعت طلب کرو	
یہ سننے کے اضطراب سے روئینے تب سچ دریا غم میں دل کو دبوٹنے کے تب سچ	سندھ اپنا اشک چشم سے دھوئینے کے تب سچ آنسو سے اپنے سوتی پرویے کے تب سچ
کر کے خطاب بوسینے اسی صاحبو سنو احوال زار سے میر تم اپنا سر دہنو	
مریم کو متہم کسی بخار سے کیا مجھے جو کچھ کیا وہ سب انکار سے کیا	امت نے ورد بد راو نہیں گہر باب سے کیا پہر قصد قتل میرے لئے دار سے کیا
فضل خدا نے صد سے سے اونکے بچا لیا پہر چرخ چارین میرا مسکن بنا دیا	
خالق کو میرے باپ ہی میرا بنا دیا اصل کلام کو میرے بالکل چھپا دیا	بیٹا خدا کا بندے کو لکھ کر دکھا دیا یکہ خلاف ترجمہ اوسکا سنا دیا
شرمندہ کر دیا مجھے خالق کے سامنے رہا بنا دیا میرے رازق کے سامنے	
لرزہ ہے تن میں اور دل و جان بے قرار میں اجڑے خاک تاب سے ہرگز نامہ میں	طاقت نہیں ہے چلنے پا میرے زار میں وہ جا سکیں گے جو کوئی مرکب ہوا میں

ا ہو
ا ہومیں
میںہیں
ہیں

دور

دور

	<p>سستی میرے خیر کے میرا دل تنگ ہے سمجھو نہ زینہا کہ یہ غدر لنگ ہے</p>	
<p>اور مرکب براق تو خگر نہیں مجھے موجود اس جگہ کہیں اتر نہیں مجھے</p>		<p>رہوار کوئی تیز میسر نہیں مجھے جز سیدالرسول کے مقدر نہیں مجھے</p>
	<p>جاؤں جو اس گدھے پہ تو تشہیر ہوگی اب بہت دلد کی ہوگی تو تکفیر ہوگی اب</p>	
<p>میں بندہ ضعیف ہوں سردار دین نہیں ہمایہ احمد عربی کا کہیں نہیں</p>		<p>سید تو میں نہیں شرف المرسلین نہیں گناہ ہے وہ نام جو نقش نگین نہیں</p>
	<p>یہ روز روز او سکا چلتے ہوا ب چلو چاہو شفاعت او سکے او تھو لکے سب چلو</p>	
<p>تالاش کرتے جاؤ نیلے لمبا کے واسطے جیون تشنہ کام آب مصفا کے واسطے</p>		<p>سکر یہ لوگ نکلینگے ماوا کے واسطے مذ نشین عرش معلّٰی کے واسطے</p>
	<p>پاؤ نیلے جیکہ اوس نبی مشرقین کو بالآس وعین رکھیں گے قدموں پہ عین کو</p>	
<p>نیزے پہ اگیا ہے قیامت کا آفتاب میزان دہرا ہے ہوتا ہے اعمال کا حساب</p>		<p>بولینگے یا نبی نہیں باقی ہے ہم میں تاب اور آتش عذاب سے دل جلکے نبی کباب</p>
	<p>عصیان کثیر ثبت ہیں اعمال نامون میں نیکی بہت قلیل رہی اپنے کامون میں</p>	

سا ان ہو چکے ہیں عذاباً یسیر کے
کوڑے ہر کے دہر میں ہے بے جا حیر

دینے والا ہے پھر میں نابھیم کے
آئیں پھر میں نابھیم کے

دو رخ پہ پل صراط ہے باریک تیغ سے
ہم دیکھتے ہیں اوسکو کمال میں ہے

ہم سے اگر سوال ہو اب کیا جواب دین
قدحہ عقب سے لانا عمل کی کتاب دین

نیکی ہے کم گناہیت کیا حساب دین
سبک طرف سے آپ ہیں اس دم جواب دین

پاتے ہیں رب کو ہم تو نہایت جلال میں
اپنا نتیجہ کیا ہو نہیں سمجھ سکتے

وہیچے تھی اُنہی نے بنی جملاب ہر اس سے
جاؤں کہاں جلاؤں جو آپ اپنے پاس سے

برائے امید پریشان ہیں پس
بخشائے گدناہ سبھی رہا نام سے

وعدہ کیا تھا حق نے جو اوسکو ادا کرے
اور وجہ شفاعت کبرے عطا کرے

نافذہ راج آپکا ارشاد یا نبی
محمود کا مقام ہو آباد یا نبی

یو طیک ربک ہے عین یو یانی
عصیان سے عمر آوہن کرو شاد یانی

آگے ہمارے سورہ محمد کا ہے کھل
ماور مغفرت طلبی ہو محمد

دیکھیں گے شاہ دین سراقہ سی کو تباہ و تھکا
فرمائیں گے اے امت مرحومہ مرحبا

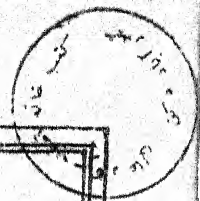
یو جس کے بہو لطف سے ہرک کا ماچا
تکبیر اوست کہ غف نہیں تکر کہ پھونکا

	رب غفور تو نہیں وعدہ خلاف ہے بخشش کا وعدہ حشر کے دن صاف ہے	
ہم نے ہر ایک رنج کو راحت بنالیا عزت کو اپنے فدیہ امت بنالیا	ہر طرح کے الم کو سترت بنالیا ہر طرح سے نقاب شفاعت بنالیا	
	تم آل ہے ہمارے زیادہ عزیز ہو جس شے کو دل سے چاہتے ہیں ہم وہ چیز ہو	
جنت کے کنجیوں کو خدا نے عطا کیا میری رضائیں اپنی رضا کو سنا دیا	امت کے بخشوا یگانا عہدہ مجھے ملا پہرے کو آج رتبہ بجز میرے ہو بہلا	
	لیجا کے ساتھ حق سے تمہیں بخشوا دنگا جنت میں اپنے ساتھ تمہیں لیکے جاو گنگا	
پھر لے چلینگے آستینوں کو شہ ام ہوگا لو اے حدیث کاتبات میں علم	گلش سے جسطرح رہے باوصبا بہم ستر نزار سات فرشتوں کا ہوشم	
	حضرت کے سات امت مرحوم ہو روان اور اہتمام میں ہوں ملک پیش و پس روان	
جاہ و چشم سے جبکہ روان شاہ دین ہیں عمود کے مقام پر سندنشین رہیں	عرش برین پر سید ہے طرف جاگرین ہیں سجدے کے واسطے وہیں ہر بر زمین ہیں	
	آئے نہایہم حق سے کہ اب سرا و تھا ئیو مطلوب ہو جو کچھ تمہیں سب کہہ سنا ئیو	

شہ عرض یوں کرینگے کہ اے خالق انام	تفویض تھا ازل سے شفاعت کا جھکا کام
اسدن کے واسطے ہی وہ وعدہ ہوتا لا کلام	امت کو میرے بخشدے کہہ جھکا کو نیکنام
وعدہ وہ پورا کر دے کہ میں سرخرد رہوں	میدان رستخیز میں تارا راست گورہوں
رحمت کا ہونزل خداے عظیم سے	بحر کرم کو جوش ہو ذات قدیم سے
کر کے خطاب اپنے نبی کریم سے	اوے صدا حضور غفور الرحیم سے
خاطر سے تیرے بخشے ہیں میںے گناہ کو	افزون کیا ہے تیرے لئے عز و جاہ کو
حضرت اٹھا کے سرو میں شکر و ثنا کریں	بیحد سپاس خالق ہر دوسرا کریں
امت کو بخشو اے بہشت اونکی جا کریں	پھر عاجزی سے دوسرا سجدہ ادا کریں
بولینگے اور باقی بہت ہیں گناہگار	دیندار ہیں پہ نیکی نہیں اونیں زمیندار
کرفتح باب مغفرت اونکے لئے خدا	وعدہ تہی ہو پورا جو امت ہو سب راہ
دریائے مغفرت کو وہیں جوش ہو ذرا	اے صدا کہ خلد مکان اونکا ہو گیا
بہراوے شکر جھکا سینگے سربنی	حد و ثنا کرینگے وہیں سرب سربنی
امت کو جب و بارہ کریں داخل بہشت	پیر و نبی کے کیون نہ رہیں یا ئل بہشت
پیش نظر ہوگی نہ کچھ حائل بہشت	مسرور ہو رہینگے وہاں سائل بہشت

	<p>غلمان و حوروں کے خدمت کے آئینے فرش حریر قصر جنان میں بچھائے گئے</p>	
<p>سجدہ کرینگے تیرا تب بہر عاصیا ایمان کے سوا نہیں کچھ انہیں نیکیاں</p>		<p>آئیں جو لوگوں کی آخر الزمان بولینگے باقی اور گنہگار ہیں یہاں</p>
	<p>توحید تیری میرے رسالت کا ہی قرار پر کوہ معصیت کے ہو ہیں وہ زیر بار</p>	
<p>بچنے گناہ اون کے سقر سے رہا کرے جس بات میں خوش ہوں وہ مجھ کو عطا کرے</p>		<p>یارب امید یہ ہے تو وعدہ وفا کرے اور مرتبہ بہشت میں ان کے سوا کرے</p>
	<p>امت کی مغفرت کے لئے ہے یہ التجا میں اپنی ذات کے لئے کرتا نہیں دعا</p>	
<p>اکبار آوے جوش میں دریاے فیض عام مینے کیا ہے آج تجھے ما من انام</p>		<p>جس دم کرینگے جا کے بنی حق سے یہ کلام اے نذریہ حق سے تو ہے خلق کا امام</p>
	<p>مقصود میرا تیرا ہے بس عز و جاہ ہے میرا جلال میرے سخن پر گواہ ہے</p>	
<p>پیر ظل عا طفت میں او نہیں مینے دی پناہ بیشک ہی عکس میرے تیرے فروغ ماہ</p>		<p>بخشا ہے مینے اب تیرے امت کے سب گناہ جنت کے سمت اون کے لئے کہولی مینے راہ</p>
	<p>تو ہی حبیب میرا میں محبوب تیرا ہوں طالب تو دل سے میرا میں مطلوب تیرا ہوں</p>	

<p>اے مومنو نبی نے کہو تم سے کیا کیا عید الفصحیٰ میں فدیہ امت دیا کیا</p>	<p>ہاں اپنی اہل بیت کو تم پر فدا کیا امت کا ذکر تادم آخر رکھا کیا</p>
<p>احسان کے عوض تو احسان کرتے ہیں کیا او سکا بدلہ صاحب بیان کرتے ہیں</p>	
<p>اتنا تو ہو کہ جن ولادت سے خوش بنیں محفل کو شمع نعت روشن بنا رکھیں</p>	<p>ہر سال روز مولد اقدس خوشی کریں یہہ ہی نہ ہو تو اوسکے مزاحم نہ ہو رہیں</p>
<p>نیکی کا بدلہ کرتے ہو محسن سے یوں بدی لو تیرے تہوں صدی تیری چودھویں صدی</p>	
<p>بعض اونچے جن پاک کے منکر کھاتے ہیں اوشنا سلام میں نہیں جائز دکھاتے ہیں</p>	<p>میلاد کے سرور کو بدعت بتاتے ہیں آثار کے بزرگی کو باطل سمجھتے ہیں</p>
<p>احسان کا بدلہ ایسا ہی ہوتا ہے صاحبو محسن کی ردا کسی ملت میں ہے کہو</p>	
<p>کافر جو بولہ لب تھانی حال اوسکا عجیبان کعبے میں جب تھا صرف پرستاری بتان</p>	<p>تبت ید الیہ لب تھری جسکی شان اگر توبہ کرنے لگی اوس سے یہ بیان</p>
<p>ہو مرثدہ ابن اخ تیرا پیدا ہوا ہی آج نور خدا جہان میں ہو یا ہوا ہی آج</p>	
<p>سنتے ہی اس نوید کے اوسکو ہوی خوشی دوا نگلیوں سے اپنے اجازت یہاں سے دی</p>	<p>منوع تھا سخن سے پرستش میں وہ شقی بدے میں اس خوشکے تو آزاد ہوا بھی</p>



آزاد کر کے حکم رضاعت او سے دیا اتنا سرور اسکو ولادت کے دن ہوا	
ثابت کلام حق سے ہی اسکا خلود ناز نادم ہوا اپنے کفر سے کہتا ہی بار بار	نار سقر سے حال ہے اسکا بہت نزار روئے نبی دکھا مجھے اسی میر کردگار
اوسکی غذا ذ قوم ہے آب حمیم ہے تشنہ ہے گرسنہ ہی عذاب الیم ہے	
دوشنبہ ہے جو مولد شاہنشہ زمن اوسدن ہے اون دو انگلیوں شیر جو زن	محفوظ ہے عذاب سے اوس روز اوسکاتن سیر بادس کرتے ہیں اس کے لب و دہن
دوشنبہ اوسکے واسطے راحت کا روز ہے میلاد کی خوشی او سے بس دل فروز ہے	
قرآن میں صاف جسکی مذمت ہوا کرے دوزخ سے اتنی بات پہ سکورا کرے	تہوڑی خوشی جو روز ولادت ادا کرے سیراب اوسکو شیر سے اوسدن کیا کرے
مومن سے ہو یہ کام تو پہر کیا ندے خدا دے قصر خلد و حور و غنی پاک او سے خدا	
ای مومنو خدا سے ہدایت طلب کرو اور خاتم الرسل کی حمایت طلب کرو	اس جہن سے تم اپنی سعادت طلب کرو علامہ تم نبی کی شفاعت طلب کرو
حاصل تمھارا مقصد دل شہ سے ہون سبھی صلی علی النبی و علی عترت النبی	

